ہفت روزہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ختم نبوۃ

انٹرنیشنل

KHATME NUBUWWAT

(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

جلد نمبر ۱۲ ● شمارہ نمبر ۱۸ ● بتاریخ ۸ تا ۱۴ اکتوبر ۱۹۹۳ء

ہم 13 کروڑ کے بجائے 23 کروڑ ہوتے تو.....؟

اللہ تعالیٰ جل جلالہ اور رحمۃ للعٰلمین صلے اللہ علیہ وسلم کی لعنت سے بچیئے

اکھنڈ ہندوستان اور قادیانی جماعت

کیا ہم دورِ جاہلیت کو دہرا رہے ہیں؟

نگران وزیر اعظم، شکوک و شبہات

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی کا فکر انگیز اداریہ

تحریکِ ختمِ نبوّت

1974

ترتیب وتدوین:

مولانا اللہ وسایا

تحریک ختم نبوت 1954ء تا 1974ء‘ قادیانی احتساب کی سرگزشت○ مجلس تحفظ ختم نبوت کا قیام اور مسلم لیگی حکومت کا عتاب○ سید عطاء اللہ شاہ بخاری کا سروروی کے نام خط○ ظفراللہ خاں قادیانی کی نئی نویلی دلہن کے پرانے شوہر کی دلچسپ داستان○ عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت کے لیے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض بزرگوں کو بشارتیں○ قادیانیوں کا خلیفہ ربوہ کے مظالم کے خلاف احتجاج اور بغاوت○ قادیان میں ختم نبوت کانفرنس○ مسیح موعود بننے کا پاکستانی دعویدار○ اسلامی ممالک میں قادیانیوں کا داخلہ بند○ اسمبلی میں مولانا غلام غوث ہزاروی ؒ کے دلچسپ سوالات○ سکندر مرزا ایک قومی غدار○ ”ایک غلطی کا ازالہ“ کی ضبطی○ محاذ قادیان پر کام کرنے والے مجاہد علماء کرام○ اقبال ؒ اور قادیانیت○ پنجاب یونیورسٹی اور قادیانیت○ قادیانی جماعت کا بجٹ○ فرقان فورس کیا بلا ہے؟○ خلیفہ ربوہ کی مشکوک سرگرمیاں○ قادیانیوں کی اشتعال انگیزیاں○ اسرائیل میں مرزائی مشن○ ربوہ کا سالانہ میلہ○ ہفت روزہ ”چٹان“ کی ضبطی○ مولانا عبیداللہ انور ؒ کی گرفتاری○ بھٹو اور مرزا ناصر○ فوج کا ہیڈ کوارٹر۔ ربوہ۔؟○ تبلیغ اسلام کے لیے قادیانیوں کا تقرر○ ایم ایم احمد قادیانی قائم مقام صدر پاکستان○ چینی سفیر ربوہ میں○ مرزائی لندن پلان○ مرزائی گھوڑے○ رفیق باجوہ پر قاتلانہ حملہ○ سانحہ سقوط مشرقی پاکستان اور قادیانی○ محکمہ تعلیم اور قادیانی○ قادیانی خلیفہ کو پاکستان ایئر فورس کی سلامی○ بھٹو کے خلاف مرزائی سازشیں○ ضلع ژوب میں قادیانیوں کا داخلہ بند○ مولانا شمس الدین ؒ کی شہادت○ ربوہ‘ علاقہ غیر○ مرزائی سلطنت کے خواب○ پاک فوج میں قادیانی سازشیں○ براڈ کاسٹنگ ان دی ربوہ○ ربوہ‘ سازشوں کا مرکز○ اسمبلی میں چودھری ظہور الٰہی کا خطاب○ صدر پاکستان اور قادیانی خلیفہ مرزا طاہر احمد○ رابطہ عالم اسلامی کی قرارداد○ ”پاکستان قائم نہیں رہے گا“ مرزا ناصر احمد کی دھمکی○ سانحہ ربوہ 1974ء○ قادیانی غنڈوں کا مسلمان طلبہ پر وحشیانہ ظلم و ستم○ حنیف رامے کی بدترین مرزائیت نوازی○ قادیانی حوروں کی حقیقت○ قادیانی جنت و دوزخ○ مرزا ناصر کے اندرون خانہ رازدار باورچی کا قتل○ کوثر نیازی ربوہ میں○ لیبیا کا ایٹمی پلانٹ اور قادیانی○ شیزان‘ قادیانیوں کی فیکٹری○ ملک قاسم‘ مجید نظامی‘ آغا شورش کاشمیری کے عدالت میں باطل شکن بیانات○ مرزا ناصر احمد عدالت کے کٹہرے میں○ خلیفہ ربوہ کی لاہوری گروپ سے لاتعلقی○ سانحہ ربوہ کے سلسلہ میں جسٹس صمدانی ٹریبونل کی لحہ بہ لحہ کارروائی‘ پہلی بار منظر عام پر

○ کمپیوٹر کتابت○ عمدہ کاغذ○ اعلیٰ طباعت○ چار رنگا خوبصورت ٹائٹل○ بہترین جلد○ صفحات 1224○ قیمت: 200 روپے

○ جماعتی کارکنوں کے لیے قیمت صرف 120 روپے○ قیمت کا پیشگی منی آرڈر آنا ضروری ہے○ وی پی ہرگز نہ ہوگی۔

ایک ایسی تاریخی دستاویز جس کا مدتوں انتظار تھا
پڑھیے اور تحفظ ختم نبوت کے لیے آگے بڑھیے

ملنے کا پتہ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت‘ حضوری باغ روڈ‘ ملتان۔ فون: 40978

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوت

KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

جلد نمبر ۱۲۔ شمارہ نمبر ۱۸
تاریخ ۱۹ تا ۲۵/ ربیع الثانی ۱۴۱۴ھ
بمطابق ۸ تا ۱۴/ اکتوبر ۱۹۹۳ء

اس شمارے میں

۱۔ نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ____ ۴
۲۔ نگران وزیر اعظم۔ شکوک و شبہات (اداریہ) ____ ۵
۳۔ قادیانیوں سے تین سوال ____ ۸
۴۔ درس قرآن۔ سورۃ الحجرات ____ ۹
۵۔ اللہ تعالیٰ اور رحمۃ للعالمین کی لعنت سے بچیے ____ ۱۱
۶۔ کیا ہم دور جاہلیت کو دہرا رہے ہیں؟ ____ ۱۳
۷۔ ہم ۱۳ کروڑ کے بجائے ۲۳ کروڑ ہوتے تو......؟ ____ ۱۵
۸۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ ____ ۱۶
۹۔ اکھنڈ ہندوستان اور قادیانی جماعت ____ ۱۹
۱۰۔ بیماریوں کا عالمی چمپیئن (آخری قسط) ____ ۲۰
۱۱۔ سالانہ ختم نبوت کانفرنس ربوہ میں امام مسجد نبوی کی شرکت ____ ۲۲
۱۲۔ اخبار ختم نبوت ____ ۲۳
۱۳۔ دسویں انٹرنیشنل گولڈ میڈل کے نتائج کا اعلان ____ ۲۶

سرپرست — مولانا خواجہ خان محمد زید مجدہ
مدیر اعلیٰ — حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مدیر مسئول — عبدالرحمان باوا

مجلس ادارت
مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر
مولانا اللہ وسایا ● مولانا منظور احمد الحسینی
مولانا محمد جمیل خان ● مولانا سعید احمد جلالپوری

سرکولیشن مینجر — محمد انور رانا
قانونی مشیر — حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
تزئین — خوشی محمد انصاری
پبلشر — عبدالرحمان باوا
طابع — سید شاہد حسن
مطبع — القادر پرنٹنگ پریس
مقام اشاعت — ۱۰۲ بزرٹہ لائن کراچی

رابطہ دفتر
جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی
فون نمبر 7780337

مرکزی دفتر
حضوری باغ روڈ ملتان فون نمبر 40978

LONDON OFFICE:
35 STOCKWELL GREEN LONDON
SW9 9HZ U.K. PHONE: 071-737-8199

اندرون ملک چندہ
سالانہ ۱۵۰ روپے
ششماہی ۷۵ روپے
سہ ماہی ۳۵ روپے
فی پرچہ ۳ روپے

بیرون ملک چندہ
غیر ممالک سے سالانہ بذریعہ ڈاک ۳۵ ڈالر
چیک/ ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت
الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ اکاؤنٹ نمبر ۳۳۳
کراچی پاکستان ارسال کریں

نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

از۔ مبارک بقاپوری

دیا امن کا کل جہاں کو پیام
رسولوں کی محفل میں افضل مقام
لقب جن کا رحمت محمدؐ ہے نام
انہی کے عقیدت کے پھولوں کو تھام
حضور رسالت ہے حاضر غلام
محمدؐ پہ ہر دم درود و سلام

نہ کالوں پہ گوروں کو سبقت رہی
نہ خطے قبیلے کی وقعت رہی
نہ معیار عزت کا دولت رہی
نسب کی نہ کوئی فضیلت رہی
ملا فخر کا متقی کو مقام
محمدؐ پہ ہر دم درود و سلام

غلاموں سے شفقت کی تلقین کی
کرے ظلم جو اس پہ نفرین کی
کرے رحم جو اس کی تحسین کی
سہے دکھ بہت راہ میں دین کی
لیا سنگ باری کا کب انتقام
محمدؐ پہ ہر دم درود و سلام

گھرانوں میں عورت کو عزت ملی
بلالی علم کو بھی رفعت ملی
جو انصاف کی سب کو دولت ملی
غلاموں کو بھی بادشاہت ملی
دیا قوم کو عادلانہ نظام
محمدؐ پہ ہر دم درود و سلام

کلام آخری ان پہ نازل ہوا
نبی خود کو اب جو کہے سر پھرا
سمجھ لو کہ اس کا ہے مذہب جدا
مکمل محمدؐ پہ دیں ہوگیا
نبوت کا ان پہ ہوا اختتام
محمدؐ پہ ہر دم درود و سلام

بہت جلد پھیلا محمدؐ کا دیں
ہوئے سب بڑے ملک زیر نگیں
جبھی عیش میں پڑ گئے مسلمیں
چھپانے کو سر اب نہیں پھر زمیں
مبارک عطا پھر ہو طیبہ کا جام
محمدؐ پہ ہر دم درود و سلام

نگران وزیر اعظم۔ شکوک و شبہات

مشکوۃ شریف میں صحیح بخاری کی روایت سے مندرجہ ذیل حدیث نقل کی ہے۔

عن الزبیر بن علی قال اتینا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فشکونا الیہ ما نلقی من الحجاج' فقال اصبروا' فانہ لا یاتی علیکم زمان الا الذی بعدہ' اشر منہ حتی تلقوا ربکم' سمعتہ' من نبیکم صلی اللہ علیہ وسلم۔

(مشکوۃ ص ۴۶۳' صحیح بخاری ۱۰۴۷ ج ۲)

زبیر بن عدیؒ فرماتے ہیں کہ ہم نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ان سختیوں کی شکایت کی جو ہمیں حجاج بن یوسف کی جانب سے پیش آرہی تھیں۔ انہوں نے فرمایا' صبر کرو' کیونکہ تم پر جو زمانہ بھی آئے گا وہ پہلے سے بدتر ہو گا' یہاں تک کہ تم اپنے رب سے جاملو' یہ بات میں نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔

وطن عزیز میں ابتداء سے آج تک جو حالات پیش آئے وہ اس حدیث شریف کا عملی مرقع ہیں' پاکستان میں جس نے جب سے ہوش سنبھالا ہو گا اسے دو فقرے ہمیشہ سننے کو ملے ہوں گے' ایک یہ کہ "اس سال ایسی ہوش ربا گرانی ہے کہ غریب آدمی کی زندگی اجیرن ہو گئی ہے۔" دوم یہ کہ "آج کل پاکستان اپنی تاریخ کے سب سے بڑے سنگین بحران سے گزر رہا ہے۔" اندازہ کیجئے کہ جس نوزائیدہ ملک کو ابتداء سے آج تک روز افزوں گرانی کا سامنا ہو اور جس میں ہر نیا سال بڑے سے بڑے بحران کو لے کر طلوع ہوتا ہو اس ملک کی اور باشندگان ملک کی کیا حالت ہوگی؟

۱۸/ اپریل ۱۹۹۳ء کو بابا اور پی پی کی ملی بھگت نے وطن عزیز کو جس نئے بحران کا تحفہ عطا کیا' اس نے وطن عزیز کو ایسے مخدوش حالات سے دوچار کر دیا جن کی اصلاح بظاہر مشکل نظر آتی ہے۔

نواز حکومت کو برطرف کر کے اس کی جگہ نگران حکومت قائم کر دی گئی' اور نگران حکومت کی سربراہی کے لئے جناب معین قریشی کو لایا گیا' جن کا اس ملک سے کبھی رابطہ نہیں رہا' اور جن کا نام اہل وطن نے پہلی بار سنا' یہ لطیفہ بھی یادگار رہے گا کہ ان کو ملک کی وزارت عظمیٰ کا منصب پہلے عطا کیا گیا' اور پاکستانی شہریت کی سند (شناختی کارڈ) بعد میں جاری کی گئی' اور ان کا نام ووٹر لسٹ میں درج کیا گیا' یہ بھی سنا گیا ہے کہ موصوف کے شناختی کارڈ کے لئے "فارم ب" پر کرانے کی ضرورت نہیں سمجھی گئی' جس میں خاندان کے افراد کی تفصیل درج ہوتی ہے' کیونکہ موصوف نے فرمادیا تھا کہ ان کے بچوں کو پاکستانی شہریت کی ضرورت نہیں' اگر یہ روایت صحیح ہے تو بجائے خود ایک عجوبہ ہے۔

نگران وزیر اعظم کی مذہبی حیثیت کے بارے میں بھی شکوک و شبہات کا اظہار کیا جارہا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ رسوائے زمانہ قادیانی مسٹر ایم۔ ایم احمد کے ساتھ موصوف کے گہرے مراسم ہیں' اور ان کے تقرر میں بھی ایم۔ ایم احمد قادیانی نے موثر کردار ادا کیا ہے۔ ایم۔ ایم احمد قادیانی' صدر اسحاق کے ایوان صدر کے گرد مسلسل منڈلاتا رہا ہے' جب تک کہ نواز حکومت کو برطرف کر کے جناب معین قریشی کو نگران وزیر اعظم مقرر نہیں کرایا گیا۔

جناب معین قریشی کی اہلیہ کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ قادیانی مذہب کی پیروکار ہے' اور موصوف کی صاحبزادی بھی قادیانیوں کے یہاں بیاہی گئی ہے' ان شواہد کی روشنی میں یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں کہ نگران وزیر اعظم کے مذہبی نظریات و احساسات کیا ہیں' اور یہ کہ بابا اور پی پی کے ذریعہ نواز حکومت کی برطرفی اور نگران حکومت کا ڈرامہ

اسٹیج کرنے والے اصلی کردار کون لوگ ہیں؟

نگران حکومت کے بارے میں کہا گیا..... اور بار بار کہا گیا...... کہ اس کا ہدف صرف دو چیزیں ہیں (۱) مقررہ تاریخ پر صاف' شفاف اور غیر جانبدارانہ و منصفانہ انتخابات کرانا۔ (۲) منتخب حکومت کے آنے تک امن و امان قائم رکھنا۔ نگران حکومت کا پہلا ہدف پورا ہوتا ہے یا نہیں؟ یہ تو آنے والا وقت ہی بتائے گا' لیکن امن و امان کی صورت حال سب کے سامنے ہے' مساجد میں نمازیوں کا قتل عام کیا جارہا ہے۔ مشہور اداروں کے دفاتر پر دھاوے ہو رہے ہیں' امام باڑوں میں لوگوں کو گولیوں کا نشانہ بنایا جارہا ہے' انسانی جانوں کا اتلاف ہورہا ہے مگر "نگران حکومت" نہ ان مجرموں کا سراغ لگاتی ہے اور نہ انسداد دہشت گردی کا کوئی موثر انتظام کرتی ہے۔ مختلف فرقوں کی مذہبی عبادت گاہوں پر حملوں کا ایک ہی مقصد ہو سکتا ہے' یعنی مذہبی جماعتوں کو آپس میں لڑانا' تاکہ دیوبندیوں کی مسجد پر حملہ ہو تو وہ یقین کریں کہ یہ حملہ بریلویوں کی طرف سے ہوا ہے' لہٰذا ان کے جوشیلے نوجوان بھی جوابی حملے کے لئے تیار رہیں' اور امام باڑے کو نشانہ بنایا جائے تو شیعوں کو یہ سمجھنے پر مجبور کیا جائے کہ یہ سینوں کی شرارت ہے' لہٰذا انتقام کے لئے سنی مقتداؤں کو نشانہ بنانا ضروری ہے۔ سپاہ صحابہؓ کے آدمی مروائے جائیں تو یہ تاثر ابھرے کہ شیعوں کا کیا دھرا ہے۔ الغرض ان نامعلوم حملہ آوروں اور دہشت گردوں کا مقصد فرقہ وارانہ تشدد کا زہر پھیلا کر مذہبی انتشار پیدا کرنا ہے تاکہ دینی قوتوں کو اس قدر آتش بداماں کردیا جائے کہ یہ ملک و ملت کے کسی اہم سے اہم مسئلہ کے لئے بھی کبھی مل کر نہ بیٹھ سکیں۔ علاوہ ازیں ایک اہم مقصد یہ ہے کہ جب فرقہ وارانہ تشدد کی فضا پیدا ہوگی تو اس کی ذمہ داری ان جماعتوں پر ڈالی جائے گی' جو خاص مذہبی نشان رکھتی ہیں۔ چنانچہ حکومتی حلقوں میں یہ افواہ گشت کررہی ہے کہ عنقریب ایک آرڈیننس لایا جارہا ہے جس کے ذریعہ فرقہ وارانہ جماعتوں کو خلاف قانون قرار دے دیا جائے گا' اور ان کی سرگرمیوں پر پابندی عائد کردی جائے گی۔ کہا جاتا ہے کہ ان فرقہ وارانہ جماعتوں میں "عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت" کا نام بھی شامل ہے' جسے تمام اسلامی فرقوں کو مشترکہ پلیٹ فارم مہیا کرنے کا اعزاز حاصل ہے' اور جس کا مرزائیوں/ قادیانیوں کے سوا کسی سے مقابلہ نہیں' اس صورت حال کو دیکھ کر "دانایان راز" یہ سمجھنے پر مجبور ہیں کہ جناب معین قریشی کا نام نامی محض ایک پردہ ہے' اور اس پردہ میں وطن عزیز پر امریکی' یہودی اور قادیانی لابی حکمرانی کررہی ہے۔

کہا جاتا ہے کہ نگران وزیراعظم کے پریس سیکریٹری کے منصب کے لئے کرنل (ریٹائرڈ) اکرام اللہ قادیانی کو لایا گیا ہے' عجیب لطیفہ یہ کہ نگران وزیراعظم کا تقرر صرف دو تین مہینے کے لئے ہے (انتخابات کے نتائج آنے اور منتخب افراد کو اقتدار کی منتقلی تک) لیکن ان کے پریس سیکریٹری کے ساتھ دو سال کا معاہدہ ہوا ہے' اگر یہ روایت صحیح ہے تو اس کے صاف معنی یہ ہیں کہ اس وقت ملک کی زمام اقتدار قادیانیوں کے ہاتھ میں ہے' اور جناب معین قریشی صاحب کو "غیر جانبدار نگران وزیراعظم" کی حیثیت سے اسی مقصد کے لئے لایا گیا ہے۔

نگران حکومت قادیانی مفادات کا تحفظ کس طرح کررہی ہے؟ اس کی تفصیلات اس یادداشت میں درج ہیں جو "عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت" کی طرف سے ملک کے ائمہ و خطباء کو بھیجی گئی ہے' قارئین کی اطلاع کے لئے اس کا متن ذیل میں درج کیا جاتا ہے:

موجودہ حکومت کی قادیانیت نوازی

بخدمت عالی جناب مکرم و محترم.. زید مجدکم

السلام علیکم ورحمتہ اللہ...... مزاج گرامی!

موجودہ حکمران اس وقت جس طرح قادیانیت نوازی کا مظاہرہ کررہے ہیں' اس کی چند ایک مثالیں ملاحظہ ہوں۔

❑ وزیراعظم معین قریشی صاحب' ایم۔ ایم۔ احمد قادیانی کی دریافت ہیں۔ مبینہ طور پر اس کا نام اس نے پیش کیا۔ دونوں ورلڈ بینک میں ایک ساتھ کام کرتے رہے ہیں۔ یہ کہ دونوں امریکہ کے آدمی ہیں۔ معین قریشی کی بیوی اور بیٹی کے قادیانی ہونے کی اطلاعات اخبارات میں چھپ چکی ہیں اور یہ کہ معین قریشی کا پریس سیکریٹری کرنل (ریٹائرڈ) اکرام اللہ قادیانی بتایا جاتا ہے۔

❑ قادیانیوں نے تحفظ حقوق انسانی کمیشن کے نام پر ایک ادارہ قائم کیا' قادیانیوں نے امتناع قادیانیت آرڈیننس کی آڑ میں پاکستان اور اسلامیان پاکستان کو بیرونی دنیا میں اسی پلیٹ فارم سے بدنام کیا' عاصمہ جہانگیر (لاہور)' مجیب الرحمان ایڈووکیٹ (راولپنڈی) اور ایئر مارشل ظفر چوہدری ایسے متعصب و جنونی قادیانی اس کمیشن کے رکن تھے۔ اب موجودہ حکومت نے اسی کمیشن (تحفظ انسانی حقوق کمیشن) کو قانونی تحفظ دے کر وزارت داخلہ کے ماتحت کردیا ہے اور ظلم یہ کہ عاصمہ جہانگیر اور خالد احمد ایسے قادیانی بھی اس کے رکن ہیں۔ گویا قادیانی مفادات کے تحفظ اور بیرونی دنیا سے پاکستان پر دباؤ ڈلوانے کے لئے خود حکومت پاکستان نے قادیانیوں کو ایک ادارہ قائم کردیا ہے۔

❑ حکومت نے اعلان کیا ہے کہ اقلیتوں کے ساتھ امتیازی قوانین کا جائزہ لینے کے لئے ایک کمیشن تشکیل دیا جارہا ہے جو حکومت کے تمام معاملات پر نظر رکھے گا کہ کہاں کہاں اقلیتوں کے ساتھ زیادتی ہورہی ہے اور جس کی رپورٹ پر اقلیتوں سے متعلق احکام اور قوانین کو بدل دیا جائے گا۔

اقلیتوں کے ساتھ کیا امتیازی سلوک ہورہا ہے؟ صرف قادیانیوں کو اپنے غیر مسلم اقلیت قرار دیئے جانے پر عدم اطمینان ہے جس کے لئے اندرونی و بیرونی

طور پر وہ پاکستان کے خلاف پروپیگنڈہ کرتے رہے۔ ان کے اس عدم اطمینان کو ختم کرنے کے لئے حکومت نے کمیشن مقرر کیا ہے کہ اس کمیشن کی رپورٹ پر محکمہ جاتی فیصلوں اور قوانین میں حکومت ترمیم کرے گی۔

گویا اس کمیشن کا دائرہ کار اس قدر وسیع کردیا گیا ہے کہ یہ حکومت کے کسی بھی محکمہ کے عمل کو چیلنج کرسکے گا۔ ایسا لگتا ہے کہ دستور پاکستان میں جو فراخدلانہ حقوق اقلیتوں کو دیئے گئے ہیں' ان کو ناکافی قرار دے کر اس کمیشن کو مزید سفارشات کی اجازت دی گئی ہے' گویا اس کمیشن کا قیام ایک مستقل دستوری ترمیم ہے۔

❑ پاکستان میں بیسیوں ریٹائرڈ جج حضرات موجود تھے لیکن وزیر قانون ومذہبی و اقلیتی امور کے لئے ریٹائرڈ جسٹس اے۔ ایس۔ سلام کو لایا گیا۔ دنیا جانتی ہے کہ موصوف کا خاندان معروف قادیانی ظفراللہ خان کے زیر اثر تھا اور خود سلام صاحب کی تعلیم و تربیت بھی چوہدری ظفراللہ قادیانی کی رہین منت ہے۔ سلام صاحب نے اپنے فیصلوں میں جس طرح قادیانیوں کو تحفظ دیا' وہ سب باتیں ریکارڈ پر ہیں۔ یہ وہ خطرات ہیں جن سے آپ کو باخبر کرنا ضروری تھا۔ وزیر اعظم و وزیر قانون کی یہ مرزائیت نوازی پاکستان کے لئے سنگین خطرہ کا باعث اور اسلامیان پاکستان کے لئے کڑی آزمائش ہے۔

۷/ ستمبر ۱۹۷۴ء میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا تھا۔ اب موجودہ حکومت امت مسلمہ کی سو سالہ محنت پر پانی پھیرنا چاہتی ہے۔ اس سلسلہ میں ۱۰/ ستمبر ۱۹۹۳ء کو پورے ملک کے خطیب حضرات جمعہ کے خطبات میں اظہار خیال فرمائیں گے۔ آپ سے بھی استدعا ہے کہ اپنی ذمہ داریوں کو پورا فرمائیں۔ حق تعالیٰ شانہ آپ کے حامی و ناصر ہوں۔

والسلام

نگران حکومت کی قادیانیت نوازی بلکہ قادیانیت پروری کا نتیجہ ہے کہ قانونی پابندی کے باوجود' قادیانیوں نے کھلے بندوں اپنی تبلیغی و ارتدادی سرگرمیاں شروع کردی ہیں' قادیانیوں کو احساس ہے کہ نگران حکومت ان کی سرپرستی کررہی ہے' مثل مشہور کے مطابق "سیاں بھیے کوتوال" "اب ڈر کاہے کا"' قادیانی بے خوف و خطر اپنا کام کررہے ہیں' ادھر مسلمانوں کو سیاسی ومذہبی اختلافات میں اس قدر الجھا دیا گیا ہے کہ ان کو قادیانی سرگرمیوں کی طرف التفات کی فرصت ہی نہ رہے' اس طرح قادیانیوں کی تبلیغ پر جو قانونی پابندی عائد ہے وہ عملاً "غیر موثر ہو کر رہ گئی ہے' اس کے باوجود غالباً" قادیانیوں کی کوشش ہوگی کہ نگران حکومت کے ذریعہ "تحفظ حقوق انسانیت" کے نام پر ایسا قانون لایا جائے جو قادیانیوں کی تبلیغ پر عائد شدہ قانونی پابندی کو بھی منسوخ اور معطل کردے تاکہ انہیں قانون کی خلاف ورزی کا کوئی اندیشہ نہ رہے۔

نگران حکومت کے اقدامات کی تفصیلات اخبارات میں آچکی ہیں' نگران وزیر اعظم کا تعارف "ماہر اقتصادیات" کے طور پر کرایا گیا تھا' اور پاکستان کے عوام کی طرح ہمیں بھی خوشی ہوئی تھی کہ وطن عزیز کو "اقتصادی مرض" سے نجات دلانے کے لئے مسیحا تشریف لائے ہیں' اب انشاء اللہ ملک کی اقتصادی مشکلات پر قابو پالیا جائے گا' لیکن موصوف نے اس "بیمار" کے لئے جو "نسخہ شفا" تجویز فرمایا وہ یہ تھا کہ روزمرہ کی ضروریات زندگی کی قیمتوں میں یک لخت اضافہ کردیا اور روپے کی قیمت گرادی' اور پاکستان کی نام نہاد امداد اور قرض کے لئے امریکی اور بین الاقوامی اداروں نے جو ناروا شرطیں عائد کر رکھی تھیں' اور جن کو پاکستان کے غیور حکمران کسی قیمت پر تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں تھے' موصوف نے ان تمام شرطوں کو تسلیم کرلیا۔

این کار از تو آید و مرداں چنیں کنند

نگران حکومت نے ایک اہم ترین اقدام یہ کیا ہے کہ ان تمام افراد کے ناموں کی فہرستیں شائع کرائی ہیں جنہوں نے بینکوں سے قرض لے کر واپس نہیں کئے' اس میں دو چیزیں ملحوظ رکھی گئیں ایک یہ کہ یہ فہرستیں ۱۹۸۵ء کے بعد کی ہیں' اس سے پہلے کا قصہ نہیں چھیڑا گیا' دوم یہ کہ صرف انہی قرض نادہندگان کے نام فہرست میں شامل کئے گئے جنہوں نے دس لاکھ یا اس سے زیادہ کے قرضے لئے' اس سے کم رقم کا قرضہ لینے والوں کو فہرست میں شامل نہیں کیا گیا۔

قومی اخبارات اور غیر ملکی ایجنسیاں نگران حکومت کے اس اقدام پر رطب اللسان ہیں اور اسے ایک جراتمندانہ اقدام قرار دے رہی ہیں' واقعی جن لوگوں نے قومی دولت کو دونوں ہاتھوں سے لوٹا ہے اگر ان سے یہ دولت اگلوا کر قومی خزانہ میں واپس کردی جائے تو بلاشبہ یہ ایک بڑا کارنامہ ہوگا' تاہم یہ تو آنے والا وقت ہی بتائے گا کہ اس اقدام سے ملکی معیشت کس قدر مستحکم ہوئی' اور نگران حکومت (دو ماہ کی مدت میں) کتنا روپیہ قومی خزانے کو لوٹانے میں کامیاب ہوئی؟ لیکن ایک نقطہ نظر یہ ہے کہ اس ساری کارروائی میں قوم کی عزت نفس اور ملک کے وقار کا لحاظ نہیں رکھا گیا' اگر ایسا کیا جاتا کہ نادہندگان کے نام نوٹس بھجوائے جاتے' اور انہیں مقررہ تاریخ تک قرضے لوٹانے کی ہدایت کی جاتی اور یہ سب کچھ صیغہ راز میں رکھا جاتا تو اس سے نفع بھی ہوتا اور ملک کا وقار بھی مجروح نہ ہوتا۔ مزید ایسا صدارتی آرڈیننس پاس کیا جاتا جو بینکوں اور حکومت کے وہ صوابدیدی اختیارات ختم کردیتا جس کے تحت قرض معاف کئے جاتے ہیں اور یہ اختیار صرف قومی اور صوبائی اسمبلیوں کو کھلے مباحثہ کے بعد ہوتا۔ اس طرح نادہندگان کی ہمت شکنی ہوتی۔ برعکس اس کے یہ جو بین الاقوامی پریس میں قرض نادہندگان کی تشہیر کی گئی' اس سے پوری دنیا میں ملک کا وقار مجروح ہوا' اور ملک کی ایسی بدنامی ہوئی کہ ایک طویل عرصے تک اس کا تدارک ممکن نہیں ہوگا۔ یہ کہنا مشکل ہے کہ یہ سب کچھ نادانستہ ہوا' اور یہ کہ اس کے پس پردہ کچھ خفی محرکات ہیں یا نہیں؟

اس ناکارہ کے نزدیک ہمارے لئے یہ تمام کارروائی نمونہ عبرت ہے کہ قیامت کے دن جب ہر ایک کے خفیہ راز طشت از بام کئے جائیں گے' اس دن کیسی ذلت و رسوائی ہوگی۔ اللھم لا تخزنی فانک بی عالم ولا تعذبنی فانک علی قادر۔ اللھم انی اعوذبک من خزی الدنیا وعذاب الاخرة۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ سیدنا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین۔

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

قادیانیوں سے تین سوال

جن پر غور و فکر کرنا ان کے لئے ہدایت کا راستہ کھول سکتا ہے

7

مرزا "اعجاز احمدی" میں لکھتا ہے:۔

"خدا نے میری نظر کو پھیر دیا' میں براہین کی اس وحی کو نہ سمجھ سکا کہ وہ مجھے مسیح موعود بناتی ہے' یہ میری سادگی تھی' جو میری سچائی پر ایک عظیم الشان دلیل تھی۔ ورنہ میرے مخالف مجھے بتلائیں کہ میں نے باوجودیکہ براہین احمدیہ میں مسیح موعود بنایا گیا تھا بارہ برس تک یہ دعویٰ کیوں نہ کیا؟ اور کیوں براہین میں خدا کی وحی کے خلاف لکھ دیا؟"

(اعجاز احمدی ص ۷۔ روحانی خزائن ص ۱۱۳ جلد ۱۹)

اس عبارت میں مرزا اقرار کرتا ہے کہ اس نے خدا کی وحی کو بارہ برس تک نہیں سمجھا اور خدا کی وحی کے خلاف حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دوبارہ آنے کا عقیدہ لکھ دیا۔ سوال یہ ہے کہ جو شخص بارہ برس تک وحی الٰہی کا مطلب نہ سمجھے اور وحی الٰہی کے خلاف بارہ برس تک جھوٹ بکتا رہے' کیا وہ مسیح موعود ہو سکتا ہے؟

دوسرا سوال یہ ہے کہ کسی شخص کا وحی الٰہی کے خلاف جھوٹ بکنا اس کے جھوٹا ہونے کی عظیم الشان دلیل ہے یا مرزا کے بقول اس کی سچائی کی؟

8

مرزا' آئینہ کمالات اسلام میں قسم کھا کر کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے مسیح موعود اور مسیح ابن مریم بنا دیا تھا' لیکن اس کے برعکس ازالہ اوہام میں کہتا ہے کہ میں مسیح موعود نہیں بلکہ مثیل مسیح ہوں اور یہ کہ جو شخص میری طرف مسیح بن مریم کا دعویٰ منسوب کرے وہ مفتری اور کذاب ہے' چنانچہ "علمائے ہند کی خدمت میں نیاز نامہ" کے عنوان سے لکھتا ہے:

"اے برادران دین و علمائے شرع متین! آپ صاحبان میری ان معروضات کو متوجہ ہو کر سنیں کہ اس عاجز نے جو مثیل موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہے جس کو کم فہم لوگ مسیح موعود خیال کر بیٹھے ہیں' یہ کوئی نیا دعویٰ نہیں جو آج ہی میرے منہ سے سنا گیا ہو بلکہ یہ وہی پرانا الہام ہے جو میں نے خدائے تعالیٰ سے پا کر براہین احمدیہ کے کئی مقامات پر بتصریح درج کر دیا تھا جس کے شائع کرنے پر سات سال سے بھی کچھ زیادہ عرصہ گزر گیا ہو گا' میں نے یہ دعویٰ ہرگز نہیں کیا کہ میں مسیح بن مریم ہوں جو شخص یہ الزام میرے پر لگاوے وہ سراسر مفتری اور کذاب ہے بلکہ میری طرف سے عرصہ سات یا آٹھ سال سے برابر یہی شائع ہو رہا ہے کہ میں مثیل مسیح ہوں۔"

(ازالہ اوہام ص ۱۹۰۔ روحانی خزائن ص ۱۹۲ جلد ۳)

سوال یہ ہے کہ جب مرزا خود کہتا ہے کہ خدا نے مجھے مسیح ابن مریم بنا دیا ہے تو ازالہ اوہام کی رو سے خود مفتری اور کذاب ثابت ہوا یا نہیں؟ اور یہ کہ جو لوگ مرزا کو مسیح موعود کہتے ہیں مرزا کے بقول "کم فہم لوگ" ہیں یا نہیں؟

9

مرزا بشیر احمد ایم۔اے سیرۃ المہدی میں لکھتا ہے:

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ ایک دفعہ اپنی جوانی کے زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام تمہارے دادا کی پنشن وصول کرنے گئے تو پیچھے پیچھے مرزا امام الدین بھی چلا گیا۔ جب آپ نے پنشن وصول کر لی تو وہ آپ کو پھسلا کر اور دھوکا دے کر بجائے قادیان لانے کے باہر لے گیا اور ادھر ادھر پھراتا رہا۔ پھر جب اس نے سارا روپیہ اڑا کر ختم کر دیا تو آپ کو چھوڑ کر کہیں اور چلا گیا۔ حضرت مسیح موعود اس شرم سے واپس گھر نہیں آئے اور چونکہ تمہارے دادا کا منشا رہتا تھا کہ آپ کہیں ملازم ہو جائیں اس لئے آپ سیالکوٹ شہر میں ڈپٹی کمشنر کی کچہری میں قلیل تنخواہ پر ملازم ہو گئے۔"

(سیرت المہدی ص ۴۳ ج ۱' ایڈیشن دوم)

مرزا نے باپ کی پنشن میں خیانت کی' کیا ایسا شخص خدا کی وحی پر امین ہو سکتا ہے؟ اور ایسا خائن اور چور مسیح موعود ہو سکتا ہے؟

حضرت مولانا محمد احمد صاحب کراچی

درس قرآن نمبر۳

سورۃ الحجرات

لڑائی جھگڑوں کی ابتداء جھوٹی خبروں سے ہوتی ہے لہٰذا کسی خبر کو یونہی بے تحقیق قبول نہیں کرنا چاہیے

بسم اللہ الرحمان الرحیم ○

ان الذین ینادونک من وراء الحجرت اکثرھم لا یعقلون ○ ولو انھم صبروا حتی تخرج الیھم لکان خیرا لھم واللہ غفور رحیم ○ یاایھا الذین امنوا ان جاء کم فاسق بنبا فتبینوا ان تصیبوا قوما بجھالۃ فتصبحوا علی ما فعلتم ندمین ○ و اعلموا ان فیکم رسول اللہ لو یطیعکم فی کثیر من الامر لعنتم ولکن اللہ حبب الیکم الایمان و زینہ فی قلوبکم و کرہ الیکم الکفر و الفسوق و العصیان اولئک ھم الرشدون ○ فضلا من اللہ و نعمۃ واللہ علیم حکیم ○

"جو لوگ حجروں کے باہر سے آپ کو پکارتے ہیں ان میں اکثروں کو عقل نہیں ہے۔ اور اگر یہ لوگ صبر کرتے یہاں تک کہ آپ خود باہر ان کے پاس آجاتے تو یہ ان کے لئے بہتر ہوتا" اور اللہ غفور الرحیم ہے۔ اے ایمان والو اگر کوئی شریر آدمی تمہارے پاس کوئی خبر لائے تو خوب تحقیق کرلیا کرو کبھی کسی قوم کو نادانی سے کوئی ضرر نہ پہنچا دو پھر اپنے کئے پر پچھتانا پڑے۔ اور جان رکھو کہ تم میں رسول اللہ ہے' بہت سی باتیں ایسی ہوتی ہیں کہ اگر وہ اس میں تمہارا کہنا مانا کریں تو تم کو بڑی مضرت پہنچے لیکن اللہ تعالیٰ نے تم کو ایمان کی محبت دی اور اس کو تمہارے دلوں میں مرغوب کردیا اور کفر اور فسق اور عصیان سے تم کو نفرت دے دی' ایسے لوگ اللہ تعالیٰ کے فضل اور انعام سے راہ راست پر ہیں' اور اللہ تعالیٰ جاننے والا اور حکمت والا ہے۔

تفسیر و تشریح

گئی تھی کہ تم اپنی آوازیں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بلند نہ کیا کرو اور اس طرح نہ بولو جس طرح آپس میں ایک دوسرے سے بولتے ہو ایسا نہ ہو کہ یہ زور سے بولنا بے باکی کی صورت اختیار کرلے جو ترک ادب ہے اور ازیت نبیؐ کا باعث ہو سکتا ہے اور ازیت نبیؐ حرام ہے۔ ایسا نہ ہو کہ اس ازیت نبیؐ کے باعث تمہارے اعمال ضائع ہو جائیں اور تم کو خبر بھی نہ ہو۔

اب آگے ان آیات میں بعض دوسری ہدایات آداب نبوت کی دی جاتی ہیں۔ شان نزول کی روایات میں آتا ہے کہ قبیلہ بنی تمیم کا ایک وفد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مدینہ حاضر ہوا۔ آپؐ مکان کے اندر تشریف فرما تھے۔ ان آنے والے لوگوں نے باہر ہی سے آپؐ کو پکارنا شروع کردیا اور وہ بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لے کر۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی جس میں تعلیم و ہدایت دی گئی کہ اس طرح باہر سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آواز دینا بے عقلی اور بے تہذیبی کی بات ہے۔ کیا معلوم کہ اس وقت آپؐ پر وحی نازل ہو رہی ہو یا کسی اور اہم کام میں مشغول ہوں۔ پھر اللہ کے رسول کا ادب و احترام بھی کوئی چیز ہے۔ چاہئے یہ تھا کہ یہ آنے والے کسی کی زبانی اندر اطلاع کراتے اور آپؐ کے باہر تشریف لانے تک صبر و انتظار کرتے۔ جب آپؐ باہر تشریف لاکر ان کی طرف متوجہ ہوتے اس وقت خطاب کرنا چاہئے تھا۔ آگے بتلایا جاتا ہے کہ ایسا کیا جاتا تو ان آنے والوں کے حق میں بہتر اور قابل ستائش ہوتا۔ تاہم بے عقلی اور نادانستگی سے جو بات اتفاقاً" سرزد ہوجائے۔ اللہ تعالیٰ اس کو اپنی

آگے ایک دوسری ہدایت دی جاتی ہے۔ اکثر نزاعات و مناقشات اور لڑائی جھگڑوں کی ابتداء جھوٹی خبروں سے ہوتی ہے۔ اس لئے اس اختلاف اور تفریق کے سرچشمہ ہی کو بند کرنے کی تعلیم دی گئی۔ یعنی کسی خبر کو یونہی بے تحقیق قبول نہ کرنا چاہئے۔ اس دوسری آیت کے شان نزول کے متعلق کئی روایات آئی ہیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی قاصد کو ایک نو مسلم آبادی کے قبیلہ سے زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے بھیجا۔ زمانہ جاہلیت میں ان قاصد سے اور ان قبیلہ والوں سے کچھ عداوت تھی اس آبادی کے لوگ اس قاصد کی پیشوائی کے لئے نکلے۔ قاصد نے یہ جانا کہ یہ پرانی دشمنی کی بناء پر شاید مجھ کو قتل کرنے آرہے ہیں۔ اس لئے یہ مدینہ واپس ہوگئے اور اس بات کی وہاں خبر کردی۔ جس پر مسلمان جنگ کی تیاری میں مصروف ہوگئے۔ اللہ رب العزت نے بذریعہ وحی اصل حقیقت کو آشکارا کیا اور آئندہ کے لئے اس قسم کی باتوں سے روک دیا اور مسلمانوں کو ہدایت فرمائی گئی کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہاری کسی خبر یا رائے پر عمل نہ کریں تو برا نہ مانو۔ حق لوگوں کی خواہش یا رایوں کے تابع نہیں ہو سکتا۔ ایسا ہو تو زمین و آسمان کا سارا کارخانہ ہی درہم برہم ہوجائے۔ الغرض خبروں کی تحقیق کرلیا کرو اور حق کو اپنی خواہش یا رائے کے تابع نہ بناؤ۔ بلکہ اپنی خواہشات کو حق کے تابع رکھو۔ اس طرح تمام جھگڑوں کی جڑ کٹ جائے گی۔ اگر تم یہ چاہو کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم تمہاری ہر بات مانا کریں تو بڑی مشکل ہو۔ لیکن اللہ کا شکر کرو کہ اس نے

کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم جلوہ افروز ہوں وہاں کسی کی رائے اور خواہش کی پیروی کہاں ہو سکتی ہے؟ علماء نے یہاں لکھا ہے کہ آج گو حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان بظاہر موجود نہیں۔ مگر آپؐ کی تعلیم اور آپؐ کے وارث نائب یقیناً" موجود ہیں۔ اور رہیں گے۔ اس لئے قرآن پاک کا یہ حکم اب بھی مسلمانوں کے لئے موجب عمل ہے۔ آگے واللہ علیم حکیم فرما کر یہ جتلا دیا کہ اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے اور وہ بڑی حکمت والا ہے۔ اس لئے وہ افعال کی راستی و ناراستی سے واقف ہے اور صحیح افعال کا حکم اور انہی کی ترغیب دیتا ہے۔

ان آیات میں یہی مضمون بیان فرمایا گیا ہے چنانچہ ارشاد ہوتا ہے۔

"جو لوگ حجروں کے باہر سے آپ کو پکارتے ہیں ان میں سے اکثروں کو عقل نہیں۔ ورنہ آپ کا ادب کرتے اور ایسی جرات نہ کرتے۔ اور اگر یہ لوگ ذرا صبر و انتظار کرتے یہاں تک کہ آپ خود باہر ان کے پاس آجاتے تو یہ ان کے لئے بہتر ہوتا۔ کیونکہ یہ ادب کی بات تھی۔ اور یہ لوگ اگر اب توبہ کرلیں تو قصور معاف ہو جاوے گا کیونکہ اللہ غفور الرحیم ہے۔ آگے ارشاد ہے اے ایمان والو اگر کوئی شریر آدمی تمہارے پاس کوئی خبر لاوے جس میں کسی کی شکایت ہو تو بدون تحقیق کے اس پر عمل مت کیا کرو بلکہ اگر عمل کرنا ہو تو خوب تحقیق کرلیا کرو۔ کبھی کسی قوم کو نادانی سے کوئی ضرر نہ پہنچا دو۔ پھر اپنے کئے پر پچھتانا پڑے۔ اور جان رکھو کہ تم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں۔ جو خدا کی بڑی نعمت ہیں۔ پس اس نعمت کا شکریہ ہے کہ کسی بات میں تم آپ کے خلاف مت کرو۔ اور اس فکر میں مت پڑو کہ خود حضورؐ ہمارے رائے کی موافقت فرمایا کریں۔ کیونکہ بہت سی باتیں ایسی ہوتی ہیں کہ اگر اس میں تمہارا کہنا مانا کریں۔ تو اس میں تم کو بڑی مضرت پہنچے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے تم کو مصیبت سے بچالیا۔ اس طرح سے کہ تم کو ایمان کامل کی محبت دی اور

اور فسق یعنی گناہ کبیرہ۔ اور عصیان یعنی گناہ صغیرہ سے تم کو نفرت دے دی۔ جس سے تم کو ہر وقت رضائے رسول کی جستجو رہتی ہے۔ ایسے لوگ جو کہ تکمیل ایمان کے محب ہیں۔ خدائے تعالیٰ کے فضل انعام سے راہ راست پر ہیں اور اللہ تعالیٰ نے جو یہ احکام فرمائے ہیں۔ تو ان کی مصلحتوں کو جاننے والا ہے۔ اور چونکہ حکمت والا ہے اس لئے ان احکام کو واجب کردیا ہے۔"

اس قرآنی حکم کہ خبروں کی تحقیق کرلیا کرو کہ آیا یہ صحیح ہے یا غلط کے نہ برتنے سے نہ معلوم کتنے فتنے پیدا ہوتے ہیں اور کتنے گھر و خاندان جنگ و جدل میں گرفتار ہو جاتے ہیں۔ آج کل یہ بڑی مصیبت ہے کہ جہاں کسی نے کوئی بات خواہ کیسی ہی جھوٹی اور لغو ہو کہہ دی بس فوراً" اس کو مان لیا۔ جس سے نہ کسی عزت والے کی عزت محفوظ ہے اور نہ کسی شریف کا شرف بچا ہوا ہے۔ اس لئے قرآن کریم نے حکم دیا کہ جب بھی کسی کے متعلق کوئی بات سنے پہلے اس کی جانچ پڑتال اور تحقیق ہونی چاہئے۔ پھر اس پر یقین کرنا چاہئے اب یہ مسئلہ مستقل ہے جیسا کہ حضرت تھانویؒ نے بیان القرآن میں لکھا ہے کہ تحقیق کہاں واجب ہے؟ کہاں جائز ہے؟ کہاں ممنوع ہے؟ سو اس میں قول مجمل یہ ہے کہ جہاں تحقیق نہ کرنے سے کوئی واجب شرعی فوت ہوتا ہو وہاں واجب ہے۔ مثلاً" سلطان کسی کے ارتداد کی خبر سنے تو چونکہ ارتداد کی صورت میں اس پر واجب کہ اس کو توبہ کرادے ورنہ قتل کرے۔ اس لئے تحقیق واجب ہوگی یا مثلاً" سلطان نے سنا کہ فلاں شخص فلاں کو قتل کرنا چاہتا ہے تو چونکہ بوجہ سلطان ہونے کے حفاظت رعایا کی اس کے ذمہ واجب ہے اس لئے اس خبر کی تحقیق اور انتظام واجب ہے اور جہاں تحقیق نہ کرنے سے کوئی واجب فوت نہیں ہوتا اور تحقیق نہ کرنے سے اس دوسرے شخص کا بھی کوئی ضرر نہیں ہوتا تو وہاں تحقیق جائز ہے۔ مثلاً" کسی نے یہ سنا کہ فلاں شخص مجھے جسمانی یا مالی ضرر پہنچانا چاہتا ہے تو اپنے دفع مضرت کے لئے ایسے موقع پر تحقیق جائز ہے۔ اور

اگر تحقیق کرنے سے اپنی کوئی دفع مضرت نہیں اور اس دوسرے کو ناگواری ہے تو تحقیق حرام ہے۔ مثلاً" کسی نے سنا کہ فلاں شخص خفیہ شراب پیتا ہے تو تحقیق نہ کرنے سے اپنا کوئی ضرر نہیں اور تحقیق کرنے سے اس شخص کی رسوائی اور فضیحت ہوتی ہے تو یہ تحقیق جائز نہیں۔ اس کا پوشیدہ رکھنا اور چھپانا ضروری ہے اور یہ سمجھنا چاہئے کہ اگر کسی میں کوئی عیب ہے تو خود مجھ میں اس سے کئی گنا زیادہ عیب موجود ہیں۔ لہٰذا اکرام مسلم کا خیال ضروری ہے اور بحث کسی کے کہہ دینے سے کسی کے متعلق کوئی غلط رائے قائم کرلینا یا غلط اقدام کر دینا قرآنی تعلیم کے بھی خلاف ہے اور عقل سلیم کے بھی منافی ہے۔ مگر افسوس کہ آج کثرت سے مسلمان اس مرض میں گرفتار ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہی اپنا فضل فرمادیں اور ہماری اصلاح کی صورتیں پیدا فرمادیں۔ (آمین)

ابھی مزید ہدایات اگلی آیات میں جاری ہیں۔ جن کا بیان انشاء اللہ آئندہ درس میں ہوگا۔

دعا کیجئے

اللہ تعالیٰ جملہ قرآنی ہدایات و تعلیمات پر ہم کو عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جو ارشادات ہم تک پہنچیں ان پر دل و جان سے ہم کو عمل کرنا محبوب بنادیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کے خلاف کرنے سے ہمیں کراہت و نفرت نصیب فرمائیں اور ہماری رائے و خواہش کو شریعت مطہرہ کا پابند بنادیں اور اب تک جو ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حقوق میں کوتاہیاں سرزد ہوئی ہیں ان کو اپنی رحمت سے معاف فرمادیں۔ (آمین)

واخر دعونا ان الحمد للہ رب العالمین

اخلاق حمیدہ
حسن اخلاق

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ صاحب ایمان بندہ اپنے اچھے اخلاق سے ان لوگوں کا درجہ اختیار کرلیتا ہے جو رات بھر نفل نماز پڑھتے ہوں اور دن کو ہمیشہ روزہ رکھتے ہوں۔

(ابوداؤد)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم سب میں مجھ کو زیادہ محبوب اور آخرت میں سب سے زیادہ مجھ سے قریب وہ شخص ہے جس کے اخلاق اچھے ہوں اور تم سب میں مجھ کو زیادہ برا لگنے والا اور آخرت میں مجھ سے زیادہ دور رہنے والا وہ شخص ہے جس کے اخلاق برے ہوں۔

(بہشتی زیور)

عبدالخالق گل محمد اینڈ سنز
گولڈ اینڈ سلور مرچنٹس اینڈ آرڈر سپلائرز
شاپ نمبر ایف - ۹۱ - صرافہ
میٹھادر کراچی فون۔ ۲۵۵۷۳۰ ۔

الاربعین النبوی الثانی

مرتب: مولانا عبداللطیف مسعود' ڈسکہ

اللہ تعالیٰ جل جلالہ
اور رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی لعنت سے بچیئے

سود لینے والے' دینے والے' گواہ اور اس کی تحریر لکھنے والے سب پر برابر کی لعنت ہے

عورتوں کا لباس پہننے والے مرد اور مردوں کا لباس پہننے والی عورتوں پر خدا کی لعنت ہے

جو کسی آدمی پر ناحق اور بے وجہ لعنت کرے تو وہ لعنت واپس اسی پر لوٹ آتی ہے

وہ ذات اقدس کہ جس نے کسی دشمن پر بھی لعنت نہیں فرمائی بلکہ ان کے لئے بھی دعائے ہدایت ہی فرمائی' وہ مندرجہ ذیل افعال والوں پر لعنت فرما رہے ہیں۔ لہٰذا ہر ایک مسلمان کو ان افعال بد سے مکمل پرہیز کرنا چاہئے۔

۱۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"ملعون ہے وہ شخص جو کسی مومن کو نقصان پہنچائے یا اسے دھوکا فریب دے۔"

(مشکوٰۃ شریف)

۲۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"چھ آدمی ایسے ہیں جن پر اللہ تعالیٰ' ہر نبی اور میں رحمت للعالمین' بھی لعنت بھیجتا ہوں (العیاذ باللہ) ① کتاب اللہ میں زیادتی کرنے والا ② منکر تقدیر ③ زبردستی اور سینہ زوری سے حکمران بننے والا ④ خدا کی حرام کردہ چیزوں کو حلال جاننے والا ⑤ میری عزت کو حلال جاننے والا ⑥ میری سنت کا تارک۔

(مشکوٰۃ ص ۲۲)

۳۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"جو شخص کسی کو قصداً" ناحق قتل کر دے تو اس کی سزا اور بدلہ بھی قتل ہے اور جو شخص اس سزا کے نفاذ میں (دھونس' رشوت یا سفارش سے) رکاوٹ ڈالتا ہے۔ اس پر خدا کی لعنت اور غضب ہے۔ اس سے کوئی فرض اور نفل قبول نہ ہوگی۔"

(مشکوٰۃ ص ۳۰۲)

۴۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"رشوت لینے والے اور دینے والے دونوں پر خدا کی لعنت ہے۔"

(مسند احمدؒ)

۵۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"سود لینے والے' دینے والے' گواہ اور اس کی تحریر لکھنے والے سب پر برابر کی لعنت ہے۔"

(مسلم بحوالہ مشکوٰۃ ص ۲۴۴)

۶۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"جو کسی وارث کی وراثت کو روکتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو جنت سے محروم کر دیں گے۔"

(مشکوٰۃ ص ۲۶۶)

۷۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"گانے والے اور جس کے لئے گایا جائے' دونوں پر خدا کی لعنت ہے۔"

۸۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"عورتوں کا لباس پہننے والے مرد اور مردوں کا لباس پہننے والی عورتوں' دونوں پر خدا کی لعنت ہے۔"

(مستدرک حاکم)

۹۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"(خوبصورتی کے لئے) چہرہ کے بال اکھڑوانے والیوں پر لعنت ہے ایسے ہی اکھاڑنے والیوں پر۔"

(بخاری و مسلم' مسند امام احمدؒ' بحوالہ معجم المفہرس' ازای و نسک)

۱۰۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"ماتم کرنے والوں اور سننے والوں دونوں پر خدا کی لعنت ہے۔"

(مسند امام احمدؒ)

۱۱۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"کسی صحابیؓ رسول (اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کو برا بھلا کہنے والے پر خدا کی لعنت ہے۔"

(طبرانی)

۱۲۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"جو کسی نابینا کو غلط راستے پر ڈال دے اس پر خدا کی لعنت ہے۔"

(مسند امام احمدؒ)

۱۳۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"سونے کی انگوٹھی پہننے والے مرد پر خدا کی لعنت ہے۔ (کیونکہ یہ مرد پر حرام ہے)

(کنوز الحقائق ص ۲۷۹)

۱۴۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"(خوبصورتی کے لئے) دانت باریک کرنے والی اور کرانے والی دونوں پر لعنت ہے۔"

(کنوز الحقائق ص ۲۷۹)

۱۵۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"لمبا کرنے کے لئے' بالوں کو ملنے والی اور ملوانے والی دونوں پر لعنت ہے۔"

(کنوز الحقائق ص ۲۷۹)

۱۶۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"قبروں اور مزاروں پر جانے والی عورتوں پر لعنت ہے۔"

(مشکوٰۃ ص ۱۵۴' ملفوظات احمد رضا ص ۲۳۷)

۱۷۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
"جو کسی مظلوم کو دیکھ کر (باوجود کر سکنے کے) اس کی مدد نہیں کرتا اس پر خدا کی لعنت ہے۔"

(کنوز ص ۲۸۰)

۱۸۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
"ستر (مرد کا ناف سے گھٹنے تک اور عورت کا سر سے لے کر پاؤں تک) دیکھنے والے اور دکھانے والے دونوں پر خدا کی لعنت ہے۔"

(مشکوٰۃ' کنوز الحقائق ص ۳۴۴)

۱۹۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
"ملعون ہے۔ ملعون ہے۔ وہ شخص جو جھوٹ بولتا ہے۔"

(طبرانی ص ۳۱۰)

۲۰۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
"جس نے کسی مسلمان کو راستے کے متعلق تکلیف دی اس پر لعنت ہے۔"

(طبرانی)

۲۱۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
"جس نے اپنے بھائی (مسلمان) کی طرف ہتھیار کا اشارہ بھی کیا اس پر فرشتے لعنت کرتے ہیں۔"

(بخاری' مشکوٰۃ ص ۳۰۵)

۲۲۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
"جس نے کسی آدمی کو اس کے نام کے سوا کسی اور نام سے بلایا (یعنی نام بگاڑ کر) اس پر فرشتے لعنت کرتے ہیں۔"

(مسند احمد)

۲۳۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
"جو کسی مسلمان کو خوفزدہ کرے' اس پر آسمان کے فرشتے لعنت کرتے ہیں۔"

(بیہقی' کنوز ص ۳۲۹)

۲۴۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
"جس نے کسی جاندار (انسان' حیوان وغیرہ) چیز کی تصویر بنائی وہ ملعون ہے۔"

(کنوز)

۲۵۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
"جس نے میرے کسی امتی کو دھوکا دیا اس پر خدا کی لعنت ہے۔ جس نے دھوکا دیا وہ ہم میں سے نہیں۔"

(ترمذی ص ۳۲۷)

۲۶۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
"بغیر ارادہ خریدنے کے بولی بڑھانے والا ملعون ہے۔"

(طبرانی بحوالہ کنوز)

۲۷۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
"والمحتکر ملعون یعنی ذخیرہ اندوزی کرنے والا ملعون ہے۔"

(مشکوٰۃ ص ۲۵۱)

۲۸۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
"قوم لوط" والا عمل کرنے والا (ہم جنسی) ملعون ہے۔"

(مشکوٰۃ ص ۳۱۳)

۲۹۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
"سن لو! کہ سوائے چار چیزوں کے تمام دنیا اور جو کچھ اس میں ہے سب ملعون ہے۔ مگر یہ چار چیزیں اس سے مستثنیٰ ہیں ۱۔ خدا کی یاد ۲۔ یاد خدا کے تمام متعلقات ۳۔ عالم دین۔ ۴۔ اور دین کا علم حاصل کرنے والا۔"

(مشکوٰۃ ص ۴۴۰)

۳۰۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
"درہم و دینار (مال و دولت) کا بندہ ملعون ہے۔"

۳۱۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
"یعنی جب تم میرے صحابہ کو برا بھلا کہنے والوں کو دیکھو تو کہو کہ تمہاری اس بدمعاشی پر خدا کی لعنت ہو۔"

(الناہیہ از ذم معاویہؓ)

۳۲۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
"اللہ نے مجھے منتخب فرمایا اور میرے لئے میرے صحابہؓ کو چنا۔ پھر ان میں سے بعض کو میرے وزیر و معاون بنایا اور بعض کو سسرالی رشتہ دار تو جو ان کو برا بھلا کہے اس پر خدا' فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہو۔"

(طبرانی' حاکم)

۳۳۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
"غیر اللہ کے نام پر ذبح کرنے والے پر خدا کی لعنت۔ جس نے کسی دوسرے کی زمین وغیرہ پر ناجائز قبضہ کر لیا وہ بھی ملعون۔ جس نے راستہ' سڑک وغیرہ کے علامات و نشانات کو مٹایا وہ بھی ملعون ہے۔ جس نے اپنے باپ پر لعنت کی وہ بھی ملعون ہے۔"

(مشکوٰۃ ص ۳۵۰)

۳۴۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
"جس نے کسی جاندار چیز کو نشانہ بنایا اس پر لعنت ہو۔"

(مشکوٰۃ ص ۳۵۷)

۳۵۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گدھے کے منہ پر داغ لگا ہوا دیکھا تو فرمایا۔
"جس نے یہ فعل کیا ہے وہ ملعون ہے۔"

(مشکوٰۃ ص ۳۵۸)

۳۶۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
"ایک ایسی قوم پیدا ہوگی جن کے ہاتھ میں گائے کی دم کی طرح کوڑے ہوں گے وہ صبح شام یعنی ہر وقت خدا کے غضب اور لعنت میں ہوں گے۔"

(مشکوٰۃ ص ۳۰۵)

۳۷۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
"اللہ تعالیٰ یہود و نصاریٰ پر لعنت کرے جنہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا۔"

(مشکوٰۃ)

۳۸۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
"اللہ تعالیٰ ان مردوں پر لعنت کرے جو عورتوں جیسی شکل و مشابہت اور حلیہ بناتے ہیں اور ان عورتوں پر بھی لعنت ہو جو مردوں جیسی شکل و شباہت اور حلیہ بناتی ہیں (لباس' بالوں کی تراش خراش اور بے پردگی وغیرہ)

(بخاری و دیگر تمام کتب حدیث)

۳۹۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
"نیل اور رنگ بھرنے والی اور بھروانے والی دونوں پر خدا کی لعنت ہے۔"

(بخاری و مسلم' مشکوٰۃ ص ۳۸۱)

۴۰۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
"جو کسی آدمی پر ناحق اور بے وجہ لعنت کرے تو وہ لعنت واپس اسی پر لوٹ آتی ہے۔"

(ترمذی' ابو داؤد)

مندرجہ بالا لعنت والے امور و افعال سے ہمیں پورے حزم و احتیاط سے بچنے کی پوری کوشش کرنا چاہئے ورنہ اللہ تعالیٰ کے غضب سے بچنے کی کوئی صورت نہ ہوگی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے (آمین)

مندرجہ ذیل آٹھ انسانوں پر لعنت فرمائی ہے۔ (العیاذ باللہ)

۱۔ واشمہ۔ رنگ بھرنے والی۔
۲۔ مستوشمہ۔ رنگ بھروانے والی۔
۳۔ واصلہ۔ اپنے بالوں کے ساتھ مصنوعی بال ملانے والی۔
۴۔ موصلہ۔ جس کے بال مصنوعی بال ملا کر لمبے کئے جائیں۔
۵۔ سود لینے والا۔
۶۔ سود دینے والا۔
۷۔ تین طلاق ملی ہوئی عورت کے ساتھ عارضی نکاح کر کے پہلے خاوند کے لئے اسے حلال کرنے والا۔
۸۔ وہ مرد جس کے لئے یہ کام کیا جائے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایمان والوں میں زیادہ کامل ایمان والے وہ لوگ ہیں جو اخلاق میں زیادہ اچھے ہیں۔

(ابو داؤد)

اندھیرے اجالے

مولانا ابو یوسف عبدالقیوم قریشی حضرو

کیا ہم دورِ جاہلیت کو دہرا رہے ہیں

صنف نازک کو احساس کمتری میں مبتلا کرنے والا اور اس کا ذمہ دار ہمارا ظالم معاشرہ ہے

ایک مجلس میں ختم نبوت کے تاجدار آقائے نامدار حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما اور جلوہ افروز ہیں اور رشد و ہدایت کی شمع نبوت روشنیاں بکھیر رہی ہے۔ آس پاس ختم نبوت کے پروانوں کا حلقہ و ہالہ ہے۔ لیکن یہ پروانے وہ نہیں جو بے ہنگم شمع یا قندیل پر ٹوٹ پڑتے ہیں اور شمع کی ضیا باریوں کو درہم برہم اور تلپٹ کر دیتے ہیں بلکہ یہ وہ پروانے ہیں جو با ادب و احترام بیٹھ کر عشق و فدائیت کے بحر بے کنار میں ڈوب کر اپنے کان نطق نبوت کی طرف لگائے ہوئے ہیں اور ساری امت مسلمہ کو محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ادب و احترام اور عقیدت و اکرام کا درس زبان حال سے دے رہے ہیں۔ جمود و سکوت کا یہ حال ہے کہ نظریں اپنے آقا کے احترام میں جھکی ہوئی ہیں اور یہ نفوس قدسیہ اپنے نرالے اور منفرد انداز میں خدشہ محسوس کر رہے ہیں کہ سر کسی طائر حیران نے اپنا نشیمن بنا رکھا ہے۔ کہیں تھوڑی سی بھی حرکت سے وہ اڑ نہ جائے۔ اس قابل رشک اور سراپا افکار سکوت کو زبان تاجدار ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرما کر توڑا کہ۔ کوئی صاحب زمانہ جاہلیت کے کسی واقعہ کو عبرت و موعظت کے طور پر بیان کرے۔ ایک عاشق زار نے عرض کی کہ۔ میرا ایک ایسا واقعہ ہے جو اس قدر ہولناک' وحشتناک' خوفناک اور کربناک ہے کہ جب بھی وہ کسی وقت میری یادوں میں در آتا ہے۔ تو میرے دماغ کی تیلیاں بکھر جاتی ہیں۔ دل خون کے آنسو روتا ہے۔ اعضاء و قویٰ مضمحل ہو جاتے ہیں۔ جسم پر رعشہ اور کپکپی طاری ہو جاتی ہے۔ سامان زیست بے مایہ نظر آتا ہے کیونکہ وہ ظلم و کفر کے دور کی ایسی عبرت ناک اور الم ناک داستان غم ہے جو مجھے بھی گھائل کر دیتی ہے اور سننے والے کو بھی تڑپا کے رکھ دیتی ہے۔ یہ تو سبھی کو معلوم ہے کہ زمانہ جاہلیت میں ہم اپنی بیٹیوں کو زندہ درگور کر دیتے تھے۔ نہ اس پر کوئی احتجاج ہوتا تھا نہ کوئی طوفان یا ہنگامہ برپا ہوتا تھا اور نہ ہی یہ گھناؤنا و دراؤنا کردار ادا کرنے والا کسی قسم کی جھنجھنٹ' جھنجلاہٹ' جھجھک اور خوف و عار محسوس کرتا تھا کیونکہ یہ جاہلیت کا ایک ایسا اذیت ناک معمول تھا۔ جسے کوئی بھی انوکھا' اوپرا اور مستعجب و مستغرب نہیں سمجھتا تھا۔ میری رفیقہ حیات امید سے تھیں اور کرہ ارض پر ایک نو وارد مہمان کی نوید سنا رہی تھیں کہ مجھے ناگہاں دور دراز کا سفر درپیش آ گیا۔ اپنی محرم حیات کو یہ نصیحت و وصیت کر کے عازم سفر ہوا کہ اگر بچہ پیدا ہو تو لیھا و نعمت۔ لیکن اگر خدا نخواستہ بچی پیدا ہو تو دور جاہلیت کے معمول کے مطابق اس کو زندہ زمین میں گاڑ کر ٹھکانے لگا دے چنانچہ میری غیوبت اور عدم موجودگی میں ایک پری جمال' مہ وش' حسین و جمیل بچی پیدا ہوئی۔ لیکن میری زوجہ ماں کی مامتا سے مجبور ہو کر میری نصیحت پر عمل نہ کر سکی اور بچی کو اپنی بہن کی تولیت و رضاعت اور تربیت میں دے دیا۔ جب سفر سے واپس آیا تو سب سے پہلے بیوی سے اپنی نصیحت و ہدایت پر عمل کرنے کے بارے میں استفسار کیا۔ بیوی نے ذو معنی باتیں سنا کر مجھے مطمئن کر دیا۔ زمانہ اپنے معمول کی رفتار سے رواں دواں رہا۔ بچی بھی پلی' پروان چڑھی اور سن شعور تک پہنچ گئی اور میرے گھر میں بھی آنا جانا اور مجھ سے ملنا جلنا شروع کر دیا۔ اب اس کے ساتھ میری محبت کی وارفتگی کا یہ عالم تھا کہ جب وہ میری نظروں سے غائب یا اوجھل ہو جاتی تو اس وقت تک مجھے چین نہ آتا جب تک میں اس کو دیکھ نہ لیتا اور اس سے اپنی محبت و الفت کی پیاس بجھا نہ لیتا۔ کبھی کبھی تو یہاں تک خیال آ جاتا کہ یہ کہیں میری ہی لخت جگر نہ ہو کیونکہ وہ مجھے ابو جی کہہ کر بلایا بھی تو کرتی تھی۔ لیکن میں اس کو محض واہمہ' کھٹکا اور وسوسہ سمجھ کر جھٹک دیتا۔ لیکن ایک دن تو اس واہمہ کا بھوت مجھ پر اس قدر سوار ہو گیا کہ میں رو نہ سکا اور باتوں کا ایک پر فریب جال بن کر اپنی بیوی سے پوچھ ہی لیا کہ کہیں یہ میری اپنی لاڈلی بچی تو نہیں؟ بیوی نے یہ سمجھ کر یہ میرا خاوند تو بچی پر جان چھڑکتا ہے اور ایک پل کی جدائی بھی اس سے برداشت نہیں کر سکتا۔ ساری حقیقت حال میرے سامنے واضح کر دی۔ کاش کہ وہ اس خیال کو حقیقت حال نہ سمجھتی۔ تو آج میں ایک معصومہ کا خون کر کے یوں نہ تڑپتا اور میرے لئے یہ واقعہ ساری زندگی کے لئے سوہان روح نہ بنتا۔ بیوی کا جواب سن کر میرے دل میں جاہلیت کے کردار کی گرہ لگ گئی اور میں کسی ایسے مناسب موقع کی دل ہی دل میں تاڑ میں رہا کہ میں اپنے اس عار کو جلد از جلد اپنی زندگی سے دور کر سکوں چنانچہ نفس امارہ اور جذبہ جاہلیت نے میرے ذہن میں ایک روح فرسا منصوبہ و طریقہ ڈال دیا۔ جس سے میں بلا کھٹک اس کریہہ المنظر کردار کو آسانی سے ادا کر سکتا تھا اور شرم و عار کی پرچھائیاں اپنے چہرہ سے ہٹا سکتا تھا چنانچہ ایک صبح میں اٹھا۔ کسی سے کدال' کلہاڑا لیا اور بیوی سے کہا کہ آج میرا ارادہ جنگل سے لکڑیاں کاٹ کر لانے کا ہے اور ساتھ اپنی بچی کو بھی لے جانا چاہتا ہوں تاکہ ایک حسن کے بحران سے خلاصی ملے۔ بیوی نے کہا۔ تو اس میں کیا مضائقہ ہے۔ آپ کی اپنی بچی ہے' لے جائیں۔ اس بے چاری کو کیا معلوم تھا کہ میں کس قسم کا معیب اور بھیانک کردار ادا کرنے والا ہوں اور کس درندگی کے ساتھ اپنی جھوٹی عار اور جھوٹے وقار کو قائم رکھنے کے لئے جگر پاش ڈرامہ رچانے والا ہوں۔

بچی میرے ساتھ ہو لی اور راستہ میں میں اس کی پیاری اور توتلی زبان کی باتوں سے محظوظ ہوتا رہا اور وہ بھی حظ نفس تک ہی محدود تھا۔ مبادا کہ بچی کسی شک و شبہ میں نہ پڑے اور کہیں میرے انسانیت کش جذبوں اور ارادوں کی اس کی چھٹی حس بو نہ سونگھ لے۔ جب میں جنگل و بیابان کی اس جگہ پر پہنچا جہاں میں نے سمجھا کہ یہاں سے بچی کی آہ و بکا' پکار اور چیخنے چلانے کی آواز کی بھنک بھی کسی کو نہ ہوگی۔ میں نے کسی کدال سے ایک گڑھا کھودا اور بے

رسی سے بچی کو پکڑ کر اس میں ڈال دیا وہ اپنی توتلی زبان سے چیختی رہی' چلاتی رہی اور اپنے ننھے ننھے اور نازک ہاتھوں کو ہلا ہلا کر مجھ سے دل دوز آہ و فریاد کرتی رہی۔ لیکن جذبہ جاہلیت نے مجھے ایک ظالم' بے ترس اور ایسے سفاک کے روپ میں دھار لیا تھا کہ اس معصومہ کی رحم کی ہر فریاد کو میں نے بے دردی اور بے پرواہی سے جھٹک دیا اور ہزاروں من مٹی کے نیچے اس کو دبا کر ابدی نیند سلا دیا۔

جب وہ واقعہ سنا چکے تو حلقہ نبوت میں بیٹھنے والے صحابہ کرامؓ میں سے ایک صحابیؓ بھی ایسا نہیں تھا۔ جس نے دیدہ تر سے اس دلوں کو ہلا دینے والے واقعہ سے اثر نہ لیا ہو اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تو یہ حالت رقت تھی کہ آپ کی آنکھوں سے موتیوں کی طرح آنسوؤں کی جھڑی برسات کی طرح پھوٹ پڑی۔

یہ واقعہ فاجعہ اور حادثہ جانکاہ آپ نے بیسیوں علمائے کرام سے مختلف پیراؤں' مجمعوں اور خطابت کے بو قلموں' زاویوں' لفظوں اور اندازوں میں سنا ہوگا اور ہم نے بھی آپ کی سمع خراشی کر کے اس واقعہ کو اپنے انداز میں آپ کے سامنے صفحہ قرطاس بکھیر دیا ہے لیکن المیہ اور لمحہ فکریہ یہ ہے کہ ہم بھی نفاق پرور' حیثیات میں کہیں شعوری یا غیر شعوری طور پر دور جاہلیت کے انہی جذبوں اور کرداروں کی توہین دہرا رہے ہیں جن پر مشرکین مکہ چل نکلے تھے۔

راقم الحروف کا اپنی آنکھوں دیکھا واقعہ ہے کہ میں شوز (جوتوں) کی ایک دکان میں بیٹھا تھا کہ ایک اجنبی نو وارد بمعہ اہل و عیال کی دکان میں داخل ہوا چونکہ عید قریب تھی وہ اپنے لاڈلے کے لئے نیا پاپوش خریدنے کے لئے آئے تھے۔ چنانچہ بچے کے حسب منشاء ایک شاندار اور قیمتی جوڑا اس کے لئے خریدا گیا۔ ان صاحب کے ساتھ اپنی ایک معصوم بچی بھی تھی۔ بچوں کی یہ فطرتی عادت ہے کہ وہ ایک دوسرے کے دیکھا دیکھی رشک کرتے ہیں اور ایک بچے کی خریدی ہوئی چیز کے معیار پر دوسرے بچے کے خریدنے کی خواہش ہوتی ہے۔ بچی نے بھی باپ سے تقاضا کیا کہ ابو جی مجھے بھی عید کے لئے جوتے خرید دیں۔ باپ نے دکاندار کو اشارہ کیا۔ جس کا مقصد یہ تھا کہ کوئی گھسا پٹا بوسیدہ انتہائی کم قیمت جوتا بچی کے لئے دے دے۔ بچی کو ایک جوڑا دکھایا گیا بچی تھی تو ننھی سی لیکن کانا نکلی۔ اس کی نگاہ میں وہ جوتا نہ جچا۔ پھر دوسرا دکھایا گیا وہ بھی بچی کی نظر انتخاب پر پورا نہ اترا۔ پھر تیسرا جوڑا دکھایا گیا۔ وہ بھی بچی نے پسند نہ کیا اور اپنی معصومانہ ادا سے یہ بھی کہا کہ ابو جی! میں تو ویسا ہی خوبصورت جوتا لوں گی جس طرح بھیا کا خوبصورت جوڑا ہے۔ میاں صاحب پہلے ہی سے بچی کے بار بار مطالبہ پر دانت پیس رہے تھے۔ یہ الفاظ سنتے ہی غصے میں ایک زناٹے دار تھپڑ اس معصوم کلی کے نازک رخساروں پر رسید کر دیا۔ جس سے بچی ہائے ہائے کرتی بلک اٹھی۔ میاں صاحب غصے سے پیر پٹختے ہوئے دکان سے باہر نکل گئے اور بچی بھی روتی ہوئی ماں کے ساتھ پیچھے ہولی۔

یہ نظر بظاہر ایک معمولی واقعہ معلوم ہوتا ہے لیکن ہر ذی فہم یہ سمجھ سکتا ہے کہ یہ ہمارے معاشرے کی وہ دردناک روایت ہے جس کے ڈانڈے دور جاہلیت کے ساتھ ملتے ہیں اور ہم بچیوں جیسی بیش بہا نعمت کو ایک فالتو مال سمجھتے ہیں اور ان سے غیر منصفانہ سلوک کر کے اس کو احساس کمتری کی آگ میں جلنے کے لئے چھوڑ دیتے ہیں۔

اس پر ہی بس نہیں۔ رونے اور ڈوب مرنے کا مقام تو یہ ہے کہ اچھے بھلے متشرع قسم کے لوگ بھی اس رسوا کن اور ذلت آمیز کردار میں سرتاپا ڈوبے ہوئے نظر آتے ہیں۔ ایک میرے ساتھ تعلق رکھنے والے متشرع جوان کی شادی ہوئی۔ گاہے' ماہے' بر سر راہے ملاقات تو ہوتی ہی رہتی تھی۔ سال کے بعد میں نے ازراہ مزاح ان سے پوچھ لیا کہ کشت ازدواج کا اللہ تعالیٰ نے کوئی میٹھا پھل بھی دیا ہے۔ منہ بسور کر کہنے لگے۔ ہاں اللہ نے ایک بچی دی ہے۔ میں نے کہا۔ آپ کے انداز گفتگو سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ کوئی بلائے ناگہانی آپ پر ٹوٹ پڑی ہے اور آپ دور جاہلیت کی یاد تازہ کر کے جذبہ جاہلیت کی پریکٹس اور ریہرسل کر رہے ہیں۔ اگر یہ جنس اناث نہ ہوتی تو آپ کا اور ہمارا وجود منصہ شہود پر ہی نہ آتا۔ لوگ کہتے ہیں کہ صنف نازک کو یہ اعزاز حاصل نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو منصب نبوت سے سرفراز کیا ہو۔ لیکن کیا یہ حقیقت نہیں اور کیا یہ کم اعزاز ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ماسوائے آدم علیہ السلام کے تمام انبیاء علیہم السلام کی ماں ہونے کا شرف صرف عورت کو بخشا ہے۔ یہاں تک کہ تاجدار ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ ہونے کا سرمایہ افتخار بھی عورت کو ہی حاصل ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ قرآن مجید کی نص قطعی سے یہی ثابت ہے کہ مرد' عورت پر حاکم ہیں۔ بفحوائے آیت شریفہ **الرجال قوامون علی النساء** لیکن کیا یہ تمغہ امتیاز کسی مرد کو بھی حاصل ہے کہ **الجنتہ تحت اقدام امہاتکم** یعنی جنت تمہاری ماؤں کے قدموں کے نیچے ہے۔ میں نے اپنے عزیز کو کہا کہ آپ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی اولاد کی ابتداء قرآن مجید کی ترتیب سے فرمائی ہے۔ **یھب لمن یشاء اناثا۔ و یھب لمن یشاء الذکور** یعنی اللہ تعالیٰ جس کو چاہے بیٹیاں دے اور جس کو چاہے بیٹے نصیب فرمائے۔

صنف نازک کو احساس کمتری میں مبتلا کرنے والا اور اس کا ذمہ دار ہمارا ظالم معاشرہ ہے۔ جس کی بنیاد ہی ہم نے اغیار و کفار کے نقش پا پر چلتے ہوئے رکھی ہے۔ ورنہ حضرت آسیہؓ' حضرت بی بی مریمؑ' حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ' حضرت عائشہؓ صدیقہ' حضرت فاطمۃ الزہراؓ وغیرہ کے مقام کو حضرات انبیاء علیہم السلام اور چند دوسری خال خال ہستیوں کے سوا کون پہنچ سکتا ہے۔ صرف ام المومنین حضرت عائشہؓ صدیقہ کو ہی لے لیجئے کہ اگر ان کا وجود مسعود نہ ہوتا تو آج امت تقریباً" آدھے دین کے لٹریچر اور میٹریل سے محروم ہوتی۔ حضرات صحابہ کرامؓ کو ادق سے ادق مسائل سے واسطہ پڑتا تو حضرت عائشہؓ صدیقہ کے در افتاء کو کھٹکھٹاتے اور آن واحد میں ان مسائل کی گرہیں کھل جاتیں۔

یہ کتنے دکھ اور کڑھن کی بات ہے کہ ایک بارہ تیرہ سالہ بچی' جس کے قریبی رشتہ دار' چچا' ماموں اور تائے بریگیڈیئر' بینک منیجر جیسے اعلیٰ عہدوں پر فائز کرام ہیں' دارالامان بلکہ دارالعذاب میں گل سڑ رہی ہے۔ اس کا قصور صرف یہ ہے کہ وہ والدین کے سایہ سے محروم ایک یتیم بچی ہے اور اس کے قریبی اعزہ و اقارب نے اس کو دھکے دے دے کر اپنے گھروں سے نکال دیا کہ اس کے والدین کی جائیداد کو ہتھیا کر آپس میں بندر بانٹ کر لی جائے اور اس گھٹیا' کینہ اور اخلاق باختہ مقصد و حرکت کی تکمیل میں اس معصومہ کو سنگ گراں سمجھ کر ہٹا دیا گیا۔ اف اللہ! کیسے زمانے سے پالا پڑا اور خون کس قدر سفید ہو گئے کہ جن لوگوں نے اس معصومہ کے زخم یتیمی پر مرہم پٹی لگانی تھی اور اس کو یتیمی کے احساس کے عفریت سے بچانا تھا انہوں نے ہی اس کے زخموں پر نمک پاشی کی اور اس پر ظلم و ستم ڈھانے میں بھی کمی نہیں کی۔ صرف اس لئے کہ ہوس مال و دولت نے ان کو اندھا کر دیا تھا اور انہوں نے اسلام تو کجا عام انسانی اخلاقی ضابطوں کے بندھن کو بھی بے رحمی سے توڑ دیا۔ بے چاری نے اپنی بیچارگی' بے کسی اور بے نوائی کی ماری نے' شادی شدہ بڑی ہمشیرہ کے گھر میں پناہ لی۔ دو چار دن تو آرام سے گزرے۔ لیکن اس کے بعد ساس اور نندوں کے طعن و طنز کے نشتروں کی برسات شروع ہو گئی اور طعن کے اس تیر نے تو اس کو گھائل کر کے رکھ دیا۔ کہ ہم تو اپنے بھائی کے لئے ایک بہن بیاہ کے لائے ہیں۔ دوسری بہن تو نہیں لائے۔ اس معصوم بچی نے یہ سمجھتے ہوئے کہ میری بڑی ہمشیرہ کی زندگی بھی کہیں اس معاشرہ کی ستم رسائی سے برباد و تباہ نہ ہو جائے وہاں سے بھاگی اور دارالامان میں جا کر پناہ لی۔ جہاں آباؤں کی گھرکیوں سے اس کی زندگی مزید اجیرن ہو کر رہ گئی۔ کیا اسلام کے دعویدار نام نہاد مسلمان اسی طرح درندگی اور غیر انسانی رویہ و سلوک کا مظاہرہ کرتے ہوئے ان نازک کلیوں کو مسلتے رہیں گے اور حسن کائنات کی ان خوش خرام تتلیوں کو اپنے ظلم و ستم کی بھینٹ چڑھاتے رہیں گے؟ کیا یہ ظلم و زیادتی کی روش اپنی بھیانک تصویر میں بچیوں کو زندہ درگور کرنے سے کیا کم ہے۔ **فاعتبرو یا اولی الابصار** گو ہم اس چیز کے حق میں نہیں کہ تعلیم نسواں کو بہانہ بنا کر "کوایجوکیشن" جیسے حیا سوز ادارے قائم کر کے صنف نازک کی عصمت کو تار تار کرنے کے لئے انسان نما بھیڑیوں کو مواقع میسر کئے جائیں۔ لیکن بچیوں کے لئے

گھروں کو بیگار کیمپ بنا دینا۔ یہ کون سی انسانیت کا تقاضا ہے؟ بیٹوں کو تو جلب زر کی ہوس میں آکسفورڈ یونیورسٹی تک لاکھوں روپے کے اخراجات اٹھا کر پہنچایا جائے۔ لیکن دختران اسلام کو بہشتی زیور اور تعلیم الاسلام جیسے اسلام کے مختصر نصاب سے ہی محروم رکھا جائے تاکہ وہ اپنی زندگی اسلامی نقوش و خطوط کے ساتھ بسر کر سکے۔ یہ انصاف پروری کا خون کرنا ہے یا اس کو اپنانا ہے؟ کیا بچیوں کا یہی فرض منصبی رہ گیا کہ ان کو گھر کی جھاڑ پھونک' گھر کی آرائش و زیبائش' روٹی چائے کی چاکری' کپڑے دھونے کی مشقت وغیرہ کے لئے وقف کر دیا جائے۔ پھر ستم ظریفی یہ کہ ان کے جائز حقوق کی بھی رعایت نہ کی جائے۔ بیٹے تو پھل فروٹ سے لذت کام و دہن کے گلچھرے اڑائیں اور بچیوں کو سوکھی باسی روٹی پر ہی اکتفا کرنے کے لیے چھوڑ دیئے جائیں۔ کیا اس خصلت شنیعہ کا اسلام میں کوئی نام و نشان ہے؟ یا یہ زمانہ جاہلیت کی انسانیت سوز عادت بد کی مشق اور اعادہ ہے؟ کیا آپ نے بحیثیت مسلمان بچیوں کو جائز دینی حقوق سے بھی محروم رکھنے کی قسم اٹھائی ہے؟

آپ تاجدار ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کو کل قیامت کے روز کیا منہ دکھلائیں گے۔ جن کے اخلاق عالیہ اور ارشادات قدسیہ نے عورت کو جاہلیت کی تحت الثریٰ سے اٹھا کر ثریا کی رفعت تک پہنچا دیا ہے اور جب ایک دوشیزہ کے سر پر دوپٹہ نظر نہ آیا تو فرمایا کہ اس بچی کے سر پر دوپٹہ کیوں نہیں؟ عرض کیا گیا کافر کی بچی ہے۔ رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بچی بچی ہے۔ خواہ کافر کی ہی کیوں نہ ہو۔ کیا اب بھی آپ کو بچیوں کی شان و عظمت اور عزت و حرمت میں کوئی شک و شبہ ہے؟ آج صنف نازک اپنے حقوق کے تحفظ کا کیوں رونا رو رہی ہے اور کیوں واویلا مچا رہی ہے؟ آپ لاکھ بار اس بات کا انکار کریں لیکن حقیقت ہے کہ یہ مردوں کی عورتوں پر زیادتی' بے انصافی اور ظلم و تعدی کے رد عمل کا ہی عنوان ہے؟ گو خود صنف نازک بھی اپنے ساتھ ان زیادتیوں کی ذمہ دار ہے۔ بہو' ساس کو ماں کی عظمت کیوں نہیں دیتی؟ ساس بہو کو اپنی بیٹی کا پیار کیوں نہیں دیتی؟ نندیں اپنی بھابھی کو بہن کا درجہ کیوں نہیں دیتی؟ بھابھیاں اپنی نندوں کو بہن کا مقام کیوں نہیں دیتیں؟ اگر ہر ایک دوسرے کے حقوق مراتب کا پاس اور احترام کرے تو یہ دنیا ہی امن و امان کا گہوارہ بن کر جنت کا نظارہ پیش کرے؟ کیا یہ سب کردار عورت کے ہی کردار نہیں؟ کیا خود صنف نازک دوسری صنف نازک کے فطری حقوق کا استحصال نہیں کر رہی؟

دیکھا جو تیر کھا کے کمین گاہ کی طرف
اپنے ہی دوستوں سے ملاقات ہو گئی

کتنی مجلسیں' براتوں کی جلو میں دھوم دھام اور دھڑ دھڑکے سے دلہن کو بیاہ لاتا اور ایک ماہ کے اندر اندر ہی اپنی حرکات شنیعہ سے اس کو ڈائن کے روپ میں دھارنے پر مجبور کرتا کیا یہ صنف نازک کے ترکش کا ہی تیر نہیں۔ جو اس کو بھیانک اور گھناؤنے مقام پر لا کھڑا کرتا ہے؟ اگر عورت ہی عورت کا احترام نہ کرے اور اس کے حقوق کو پامال کرتی رہے اور خود ہی اپنی جنس پر ظلم و ستم کے پہاڑ ڈھاتی رہے؟ اور خود اپنی ہی جنس کو اپنے پر فریب رویوں سے گھائل کرتی رہے؟ تو کیا پھر عورت کے حقوق کی پاسداری کے لئے آسمان سے کوئی فرشتہ نازل ہو گا اور پھر صرف مردوں کو ہی اس کا ذمہ دار ٹھہرانا' اپنے گریبان میں منہ نہ ڈالنے کا ہی ثمرہ اور نتیجہ ہے۔

ایک سوال

ہم 13 کروڑ کے بجائے 23 کروڑ ہوتے تو...

تحریر۔ قاضی محمد اسرائیل' مانسہرہ

آج حکومت چیخ رہی ہے کہ آبادی زیادہ ہو رہی ہے۔ اس وقت صورت حال یہ ہے کہ سو میں سے بمشکل ایک آدمی نیک' امانت دار' نیک اعمال سے آراستہ' حرام سے بچنے والا آپ کو ملے گا۔ جبکہ اکثریت سودی کاروبار کے اندر مصروف ہے۔ غریبوں کے خون کو چوسا جا رہا ہے۔ رشوت اتنی زیادہ اور عام ہو چکی ہے کہ ہر حکومتی آدمی اپنا حق سمجھتا ہے۔ غریبوں کے خون اور پسینہ کی کمائی سے امیروں کے کتے بھی عیاشی کر رہے ہیں۔ ایک طرف تو وہ لوگ ہیں جو عیاشی و فحاشی کے نمبردار اور ٹھیکیدار ہیں۔ دوسری طرف وہ لوگ ہیں جن کے بچے ایک وقت کی روٹی کو ترس رہے ہیں۔ دن کو دھوپ اور سردی میں محنت کرتے ہیں۔ رات کھلے آسمان کے نیچے بسر کرتے۔ ان کے دکھ درد کا کوئی شریک نہیں۔ آج اس معاشرہ میں آپ کو انسان نما درندے تو ملیں گے مگر صفت انسانی کے حامل انسان آپ کو بہت ہی کم ملیں گے۔ گوجری کا ایک شاعر اسی معاشرہ کی ترجمانی کرتے ہوئے کہتا ہے۔

مناں رشو کت انسان بسیں
جت اک دوجا کا دل و جان بسیں

تعداد کی بات نہیں۔ اگر لوگ برے ہیں' بد کردار ہیں تو ایک ہزار بھی زیادہ ہیں۔ اگر لوگ اچھے ہیں' ایک دوسرے کے کام آتے ہیں' دکھ درد میں شریک ہوتے ہیں تو پھر ۲۳ کروڑ بھی کم ہیں۔

ہیں لوگ وہی جہاں میں اچھے
آتے ہیں جو کام دوسروں کے

حضرت میاں محمد بخش مرحوم نے تو دنیا کی پوری نوع انسانی کو دعوت فکر دیتے ہوئے کیا ہی خوب کہا۔

دنیا تے جو کم نہ آوے اوکھے سوکھے ویلے
اس بے فیضے سنگی کولوں بہتر یار اکیلے

حضرت میاں صاحب فرماتے ہیں۔ دوست اور انسان تو وہی ہیں جو دکھ سکھ میں شریک ہوتے ہیں۔ بہترین انسان کی تعریف کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

خیر الناس من ینفع الناس۔

"لوگوں میں بہترین آدمی وہ ہے' جو لوگوں کو زیادہ نفع پہنچائے۔"

دوسری جگہ ارشاد فرمایا۔

من لا یرحم لا یرحم۔

"جو کسی دوسرے پر رحم نہیں کرتا' اس پر بھی رحم نہیں کیا جاتا۔"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

"تم زمین والوں پر رحم کرو' آسمان والا تم پر رحم کرے گا۔"

مولانا حالیؒ نے کہا۔

کرو مہربانی تم اہل زمیں پر
خدا مہرباں ہو گا عرش بریں پر

انسان بننا بڑا مشکل ہے

محترم! اللہ تعالیٰ کی مخلوق جتنی بھی زیادہ ہو۔ ملک و ملت کے لئے سود مند ہے۔ اگر تعداد کم ہوئی اور دوسرے ملک

باقی ص ۲۵ پر

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ

مولانا محمد نذر عثمانی چوک پرمٹ۔
مبلغ ختم نبوت کراچی

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ ان صحابہ کرام میں سے ہیں جو اپنے علم و فضل کے لحاظ سے تمام دنیائے اسلام کے امام تسلیم کئے گئے ہیں

نام و نسب

عبداللہ نام' ابو عبدالرحمان کنیت' والد کا نام مسعود اور والدہ کا نام ام عبدؓ تھا۔ شجرہ نسب یہ ہے۔

عبداللہ بن مسعود بن غافل حبیب بن شمخ بن فار بن مخزوم بن صاہلہ بن کاھل بن الحارث بن تمیم بن سعد بن ھذیل بن مدرکہ بن الیاس بن مضر۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کا اسلام قبول کرنے میں چھٹا نمبر ہے۔

ابتدائی حالات

ایام جاہلیت میں زمانہ طفولیت عموماً" بھیڑ بکریاں چرانے میں بسر ہوتا تھا۔ یہاں تک کہ شرفاء و امراء کے بچے بھی اس سے مستثنیٰ نہ تھے۔ گویا یہ ایک درس گاہ تھی جہاں سادگی' جفاکشی' وفا شعاری اور استباری کا عملی سبق دیا جاتا تھا۔

قبولیت اسلام

ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مونس و ہمدم حضرت سیدنا ابوبکر صدیقؓ کے ساتھ اس طرف سے گزرے جہاں ابن مسعودؓ بکریاں چرا رہے تھے۔ حضرت ابوبکرؓ نے ان سے فرمایا صاحبزادے تمہارے پاس کچھ دودھ ہو تو پیاس بجھاؤ۔ ابن مسعودؓ بولے میں آپ کو دودھ نہیں دے سکتا کیونکہ یہ دوسرے کی امانت ہے۔ اسد الغابہ جلد نمبر۲ تذکرہ ابن مسعود پر وارد ہے کہ ابن مسعود اس وقت عقبہ بن معیط کی بکریاں چرایا کرتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمہارے پاس کوئی ایسی بکری ہے جس نے بچے نہ دیئے ہوں۔ عرض کی ہاں اور ایک بکری پیش کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری کے تھن پر ہاتھ پھیر کر دعا فرمائی۔ یہاں تک کہ وہ دودھ سے لبریز ہوگیا۔ حضرت ابوبکرؓ نے اس بکری کو دوہا تو اس قدر دودھ نکلا کہ تینوں آدمیوں نے یکے بعد دیگرے خوب سیر ہو کر نوش فرمایا۔ اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تھن سے فرمایا کہ خشک ہو جا تو وہ پھر اپنی اصلی حالت پر لوٹ آیا۔ اس کرشمہ قدرت نے حضرت ابن مسعودؓ کے دل پر بے حد اثر ڈالا۔ حاضر ہو کر عرض کی مجھے اس موثر کلام کی تعلیم دیجئے۔ آپؐ نے شفقت سے ان کے سر پر دست مبارک پھیر کر فرمایا کہ تم تعلیم یافتہ بچے ہو غرض اس روز سے وہ معلم دین مبین کے حلقہ تلمذ میں داخل ہوئے اور بلا واسطہ خود مہبط وحی و الہامؐ سے ستر سورتوں کی تعلیم حاصل کی جن میں کوئی ان کا شریک و سہیم نہ تھا۔

(مسند احمد بن حنبل)

ہجرت

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ اسلام قبول کرنے میں اور ہجرت کرنے میں اس قرآنی ارشاد کے مصداق ہیں۔

"اور مہاجرین و انصار میں جن لوگوں نے اسلام میں سبقت کی اور وہ لوگ جنہوں نے خلوص قلب سے ان کا اتباع کیا خدا ان سے راضی ہے اور وہ لوگ خدا سے راضی ہیں۔"

(سورۃ توبہ پارہ نمبر۱۱)

مہاجرین نے راہ خدا میں تمام شدائد اٹھائے۔ جلاوطن ہوئے' ہر طرح کی جسمانی اور روحانی تکلیفیں برداشت کیں مگر ابرو پر شکن تک نہ آئی اور نہ صبر کا دامن ہاتھ سے چھوٹا۔ خدا نے ان کو اس استقامت اور صبر کا صلہ دیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو صحابہ کرام مہاجرین و انصار سے اتنے خوش ہیں۔ فرماتے ہیں۔

اللھم لا عیش الا عیش الاخرۃ۔ فغفر الانصار و المہاجرۃ۔

اور اسی مہاجرین کی جماعت کے ایک فرد ابن مسعودؓ ہیں۔

ترجمہ۔ خدایا اصل عیش آخرت کا عیش ہے۔ انصار و مہاجرین کی مغفرت فرما۔

(بخاری جلد نمبر۲ کتاب المغازی)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے جوش و غیرت ایمان نے رفتہ رفتہ تمام مشرکین مکہ کو دشمن بنا دیا۔ یہاں تک کہ ان کی مسلسل و پیہم ایذا رسانیوں سے تنگ آکر دو دفعہ سرزمین حبش (حبشہ) کی صحرا نوردی پر مجبور ہوئے پھر دائمی ہجرت کا ارادہ کرکے مدینہ کی راہ لی۔ یہاں پہنچ کر حضرت معاذ بن جبلؓ کے مہمان ہوئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ تشریف لانے کے بعد ان دونوں میں بھائی چارہ کرا دیا اور مستقل سکونت کے لئے ابن مسعودؓ کو مسجد نبوی کے متصل ایک قطعہ زمین مرحمت فرمایا۔

(طبقات ابن سعد جلد ۳ تذکرہ ابن مسعودؓ)

غزوات

حضرت عبداللہ تمام مشہور و اہم جنگوں میں جانبازی و پامردی کے ساتھ برسرپیکار رہے۔ غزوہ بدر میں دو انصاری نوجوانوں (معاذ معوذ) نے سرخیل کفار ابوجہل (عمرو بن ہشام) کو زخمی کیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا کہ کوئی ابوجہل کی خبر لاتا۔ ابن مسعودؓ گئے تو ابوجہل کے چند سانس باقی تھے۔ ابوجہل کا سر قلم کر کے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا۔ غزوہ احد' خندق' حدیبیہ' خیبر اور فتح مکہ میں بھی آنحضورؐ کے ہمرکاب تھے۔ مکہ سے واپس آتے ہوئے راہ میں غزوہ حنین پیش آیا۔ اس جنگ میں مشرکین اس طرح یکایک ٹوٹ پڑے کہ مسلمان بدحواسی کے ساتھ منتشر ہوگئے اور دس ہزار کی جماعت میں سے صرف اسی (۸۰) اصحاب ثابت قدمی کے ساتھ شمع نبوتؐ کے اردگرد پروانہ وار اپنی صلاحیتوں کے جوہر دکھاتے رہے۔ ابن مسعودؓ انہی جاں نثاروں میں تھے۔ فرماتے ہیں کہ جب مشرکین نے سخت حملہ کیا تو ہم لوگ تقریباً "اسی قدم تک پسپا ہوئے لیکن پھر جم کر کھڑے ہوگئے۔ آنحضرتؐ اپنی سواری کو آگے بڑھاتے لیکن وہ پیچھے کی طرف ہٹتی۔ اسی حالت میں آپؐ ایک دفعہ زین سے جھکے میں (ابن مسعودؓ) نے پکار کر کہا۔ آپؐ سربلند رہیں خدا نے آپؐ کو رفعت عطا فرمائی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے ایک مٹھی خاک اٹھا دو۔ میں نے خاک اٹھا کر دی تو آپؐ نے مشرکین کے منہ کی جانب پھینک دی جس سے ان کی آنکھیں غبار آلود ہوگئیں۔ پھر ارشاد ہوا مہاجرین و انصار کہاں ہیں میں نے اشارہ سے بتایا تو حکم ہوا کہ انہیں آواز دے کر بلاؤ میں نے چیخ کر پکارا تو یکایک سب کے سب پلٹ پڑے اس وقت ان کی تلواریں نور ایمان سے اس طرح چمک رہی تھیں جس طرح شعلہ دکھتا ہے۔ غرض مشرکین مغلوب ہو کر بھاگ کھڑے ہوئے اور میدان مسلمانوں کے ہاتھ رہا۔

("مسند احمد ج ۱ ص ۴۵۳)

محبت رسولؐ

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے غیر معمولی شیفتگی اور گرویدگی تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر ہر عمل فرمان پر جان نثار کیا کرتے تھے۔ ایک دفعہ آپؓ کو اطلاع دی گئی کہ مسیلمہ کذاب کے متبعین میں سے کچھ لوگ اب تک موجود ہیں جو اس کو رسول خدا کہتے ہیں۔ حضرت عبداللہ نے چند سپاہی بھیج کر ان کو گرفتار کرایا اور سب کی توبہ قبول کر کے چھوڑ دیا لیکن ان کے سرگروہ ابن نواحہ اور ابن اثال کے لئے قتل کی سزا تجویز کی لوگوں نے اس پر اعتراض کیا تو آپؓ نے فرمایا کہ ابن نواحہ اور ابن اثال وہ شخص مسیلمہ کذاب کی طرف سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سفیر بن کر گئے تھے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا کہ تم مسیلمہ کی رسالت پر ایمان رکھتے ہو تو انہوں نے کہا کہ ہاں۔ آپؐ نے فرمایا کہ اگر تم سفیر نہ ہوتے تو میں تمہیں قتل کرا دیتا۔ اس بناء پر چونکہ وہ اب تک اس کے اس باطل عقیدہ سے باز نہیں آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خواہش کا پورا کرنا ضروری تھا۔

عہدہ قضا

۳۰ھ میں کوفہ کے قاضی مقرر کئے گئے عہدہ قضا کے علاوہ خزانہ کی افسری (وزیر خزانہ) مسلمانوں کی مذہبی تعلیم (وزرت مذہبی امور) اور والی کوفہ کی وزارت کے فرائض بھی ان کے متعلق تھے۔ حضرت ابن مسعودؓ نے کامل دس سال تک نہایت مستعدی و خوش اسلوبی کے ساتھ اپنے فرائض سرانجام دیئے اس طویل عرصہ میں بساط سیاست پر گوناگوں انقلاب ہوئے۔ خلیفہ دومؓ نے شہادت پائی۔ خلیفہ ثالثؓ نے مسند خلافت پر قدم رکھا لیکن جس انصاف و احتیاط کے ساتھ ابن مسعودؓ نے اپنے فرائض انجام دیئے کسی کو ان سے شکایت پیدا نہ ہوئی۔

علالت

۳۲ھ میں جب کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سن مبارک ساٹھ برس سے متجاوز ہو چکا تھا ایک روز ایک شخص نے حاضر خدمت ہو کر عرض کی خدا مجھے آپ کی آخری زیارت سے محروم نہ رکھے میں نے گزشتہ شب کو خواب میں دیکھا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک بلند منبر پر تشریف فرما ہیں اور آپؓ سامنے حاضر ہیں۔ اسی حالت میں ارشاد ہوتا ہے۔ ابن مسعودؓ میرے بعد تمہیں بہت تکالیف پہنچائی گئیں آؤ میرے پاس چلے آؤ۔ آپؓ نے فرمایا کہ خدا کی قسم کیا تم نے یہ خواب دیکھا ہے بولا ہاں۔ فرمایا تم میرے جنازہ میں شریک ہو کر مدینہ سے کہیں جاؤ گے۔ یہ خواب درحقیقت واقعہ ہو کر پیش آیا چند ہی دنوں کے بعد اس طرح بیمار ہوئے کہ لوگوں کو ان کی زندگی سے مایوسی ہوگئی۔ حضرت عبداللہ کو جب سفر آخرت کا یقین ہوگیا تو انہوں نے حضرت زبیر اور ان کے صاحبزادے عبداللہ بن زبیرؓ کو بلا کر اپنے مال و اسباب اور اولاد نیز خود اپنی تجہیز و تکفین کے متعلق وصیتیں فرمائیں اور ساٹھ برس سے کچھ زیادہ عمر پا کر ۳۲ھ میں داعی اجل کو لبیک کہا۔ مستند و صحیح روایت کے مطابق امیر المومنین سیدنا عثمان ابن عفانؓ نے جنازہ کی نماز پڑھائی اور حضرت عثمان بن مظعون کے پہلو میں سپرد خاک ہوئے۔

(طبقات ابن سعد ج ۳ ص ۱۱۳)

آپؓ سے ۸۴۸ احادیث مروی ہیں جن میں سے ۱۲۰ احادیث بخاری و مسلم میں ہیں۔

علم و فضل

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ ان صحابہ کرام میں سے ہیں جو اپنے علم و فضل کے لحاظ سے تمام دنیائے اسلام کے امام تسلیم کئے گئے ہیں۔ آپ پہلے بھی پڑھ چکے ہیں کہ ایام جاہلیت میں عقبہ بن معیط کی بکریاں چراتے تھے لیکن خدا کی قدرت کہ معلم ربانی صلی اللہ علیہ واصحابہ وسلم کی نگاہ انتخاب نے گلہ بانی کی درسگاہ سے نکال کر اپنے حلقہ تلمذ میں داخل کرلیا اور علم و فضل کے آسمان پر مہر منیر بنا کر چمکایا۔

حضرت عبداللہ ابتداء ہی سے علم کے شائق تھے اور اسی شوق کا یہ اثر ہوا کہ شب و روز سرچشمہ علم سے مستفیض ہوتے۔ خلوت جلوت' سفر حضر غرض ہر موقع پر ساقی معرفت کی خدمت میں حاضر رہتے لیکن طلب صادق کی پیاس نہ بجھتی۔

ابن مسعودؓ ابن عمرؓ کی نظر میں

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سیدنا ابن مسعود کو ان الفاظ میں خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔ امام بخاری اپنی صحیح ترین کتاب صحیح بخاری ج ۲ ص ۳۴۳ اور امام مسلم اپنی صحیح ترین کتاب صحیح مسلم ج ۲ ص ۳۳۹ پر یہ حدیث ابن عمرؓ سے روایت فرماتے ہیں کہ۔

ابن عمرؓ کے سامنے حضرت ابن مسعودؓ کا ذکر آیا تو انہوں نے فرمایا کہ عبداللہ بن مسعود ایسے شخص ہیں جن سے میں محبت کرتا ہوں جب سے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا آپؐ فرماتے تھے۔

قرآن چار آدمیوں سے پڑھو۔ عبداللہ بن مسعود' سالم غلام ابی حذیفہ' ابی بن کعب' معاذ بن جبل۔

ان چاروں صحابہؓ میں سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے سیدنا ابن مسعودؓ کا نام لیا۔

سیدنا ابن مسعودؓ کو قرات میں غیر معمولی کمال حاصل تھا۔ صحاح میں بکثرت ایسی روایتیں ہیں جن کا ماحصل یہ ہے کہ قرات میں ابن ام عبد یعنی عبداللہ بن مسعودؓ کی پیروی کی جائے ایک مرتبہ وہ نماز میں سورۃ نساء کی تلاوت فرما رہے تھے کہ خیر الانام سیدنا ابوبکر صدیقؓ سیدنا عمرؓ ایک ساتھ مسجد میں تشریف لائے اور ان کی خوش الحانی اور باقاعدہ ترتیل سے خوش ہو کر فرمایا جو کچھ سوال کرو پورا کیا جائے گا۔ پھر ارشاد ہوا کہ جو پسند کرتا ہو کہ قرآن کو اسی طرح تر و تازہ پڑھنا سیکھے جس طرح نازل ہوا تو اس کو قرات ابن ام عبد کی اتباع کرنا چاہئے۔ دوسرے روز ابوبکر صدیقؓ تشریف لائے اور پوچھا کہ رات آپ نے خدا سے کیا دعا مانگی؟ بولے میں نے خدا سے یہ دعا کی کہ مجھے ایسا ایمان عطا کر جس کو کبھی جنبش نہ ہو۔ ایسی نعمت دے جو کبھی ختم نہ ہو اور خلد بریں میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی دائمی رفاقت نصیب کر۔

(مسند امام احمد ج ۱ ص ۴۵۴)

حضرت عبدالرحمان بن یزید فرماتے ہیں کہ ہم نے حضرت حذیفہ سے پوچھا کہ کوئی ایسا شخص بتلاؤ جو خصلت اور طریق میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب قریب ہو تاکہ ہم اس سے دین کا علم حاصل کریں۔ تو حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں۔

"میں تو خصلت اور طریق اور وضع میں ام عبداللہ ابن

مسعودؓ سے زیادہ کسی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب نہیں پایا۔"

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت ابن مسعودؓ کی یوں تعریف فرماتے ہیں کہ میں اور میرا بھائی یمن سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے۔ آگے حدیث کا ترجمہ اس طرح ہے۔

"ہم دیر تک یہی سمجھتے رہے کہ عبداللہ بن مسعودؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت میں سے کوئی شخص ہیں کیونکہ وہ اور ان کی والدہ برابر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتے جاتے رہتے تھے۔"

(رواہ مسلم ج۲ص ۱۴۷)

"حضرت ابو الاحوص سے روایت ہے جب ابن مسعودؓ وفات پاگئے تو میں ابو موسیٰ اور ابو مسعود کے پاس تھا۔ ایک نے دوسرے سے کہا کیا تم سمجھتے ہو کہ عبداللہ بن مسعودؓ کے مثل اب کوئی ہے۔ دوسرے نے کہا تم یہ کہتے ہو ان کا تو یہ حال تھا ہم روکے جاتے تھے اور ان کو اجازت دی جاتی تھی اور ہم غائب رہتے تھے اور وہ حاضر رہتے تھے۔"

(صحیح مسلم ج۲ص ۱۴۸)

اور دوسری روایت میں حضرت ابن مسعودؓ کی یوں فضیلت بیان کی گئی کہ ہم ابو موسیٰ کے گھر میں تھے اور وہاں ابن مسعودؓ کے کئی ساتھی ایک قرآن مجید کو دیکھ رہے تھے اتنے میں عبداللہ بن مسعودؓ کھڑے ہوئے۔ ابو مسعودؓ نے کہا میں نہیں جانتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بعد قرآن کا جاننے والا اس شخص (ابن مسعودؓ) سے زیادہ کوئی چھوڑا ہو۔

(صحیح مسلم ج۲ص ۱۴۸)

امام نووی شرح مسلم میں یوں رقم طراز ہیں کہ زندگی میں کوئی بھی ان کے برابر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقرب نہ تھا تو مرنے کے بعد کون ان کے مثل ہوگا۔

حضرت امیر المومنین سیدنا فاروق اعظمؓ نے سیدنا ابن مسعودؓ کو جلالت علمی و تفقہ فی الدین کی بناء پر اہل کوفہ کے لئے معلم بنا کر بھیجا فرماتے ہیں۔

"اہل کوفہ میں تمہارے لئے حضرت عمار بن یاسرؓ کو امیر اور عبداللہ بن مسعودؓ کو معلم اور وزیر بنا کر بھیج رہا ہوں۔ یہ دونوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ان برگزیدہ اور چیدہ صحابہ کرام میں سے ہیں جن کو غزوہ بدر میں شرکت کا شرف حاصل ہے تم اہل کوفہ ان کی اقتداء و تقلید کرو اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے گرانقدر مشوروں اور قیمتی آراء کی مجھے خود ضرورت تھی۔ اس لئے میں چاہتا تھا کہ ان کو اپنے پاس رکھوں مگر تم کو اپنے آپ پر ترجیح دیتے ہوئے انہیں تمہارے پاس بھیج رہا ہوں۔

ابو موسیٰ اشعریؓ کی نظر میں ابن مسعودؓ کا علمی مقام

حضرت ھذیل بن شرجیلؓ سے مروی ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری سے چند آدمیوں نے ایک مسئلہ دریافت کیا پھر وہی مسئلہ حضرت ابن مسعودؓ سے بھی پوچھا اور ساتھ ہی حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کی رائے بھی ذکر کردی۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے جو فتویٰ دیا وہ ابو موسیٰ اشعریؓ کے فتویٰ کے خلاف تھا سوال کرنے والوں نے ابن مسعودؓ کا فتویٰ حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کے سامنے بیان کیا تو حضرت ابو موسیٰ نے جو ارشاد فرمایا وہ قابل غور اور لائق توجہ ہے۔

"جب تک یہ جید اور متبحر عالم تم میں موجود ہے تم مجھ سے کوئی مسئلہ نہ پوچھا کرو۔"

(بخاری شریف ج۲ص ۹۹۷)

حضرت ابو موسیٰ اشعری اپنے اس ارشاد گرامی میں لوگوں کو حضرت ابن مسعودؓ کی اقتداء (تقلید کا) تاکیدا حکم دے رہے ہیں کہ جب تک ابن مسعودؓ جیسا جید متبحر اور ذہین وفطین عالم تم میں موجود ہے اس وقت تک کسی اور عالم کی طرف مسائل شرعیہ دریافت کرنے کے لئے رجوع نہ کرنا اور اسی لئے تو فاروق اعظمؓ ان کے جلالت علمی کے اس قدر قدر دان ہیں کہ اہل کوفہ پر یہ احسان جتلا رہے ہیں کہ ابن مسعودؓ کی مجھے خود ضرورت تھی لیکن میں اپنے آپ پر تمہیں ترجیح دیتے ہوئے انہیں تمہارا معلم بنا کر بھیج رہا ہوں۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے کوفہ کو علم حدیث اور علم فقہ کا سب سے بڑا مرکز اور مخزن بنادیا اور ابن مسعودؓ آخری عمر تک کوفہ میں مقیم رہے اور علوم نبوتؐ کی پوری زور و شور سے اشاعت فرمائی اور یہاں اپنے ایسے شاگردوں کی ایک بڑی جماعت تیار کی جو دن رات علم کی تحصیل و تدریس میں مشغول رہتے تھے۔ حضرت ابن مسعودؓ کی تعلیم و تربیت سے جو علماء تیار ہوئے ان کی تعداد علامہ زاہد الکوثریؒ نے مقدمہ نصب الرایہ میں چار ہزار بتلائی ہے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب کوفہ تشریف لائے اور گھر گھر میں علمی چرچے کو دیکھا تو فرمایا اللہ تعالیٰ ابن مسعودؓ پر رحم فرمائے کہ انہوں نے اس شہر کو علم سے بھر دیا اور یہ بھی کہ ابن مسعودؓ کے شاگرد اس امت کے چراغ ہیں۔ یہاں تک کہ اگر صرف صحیح بخاری کے رجال پر نظر ڈالی جائے تو اس میں تین سو آدمی صرف کوفہ کے ہیں یہی وجہ ہے کہ امیر المومنین فی الحدیث امام بخاریؒ نے بار بار کوفہ کا سفر کیا اور حضرت عبداللہ بن مسعود کے پھیلائے ہوئے علم سے استفادہ کیا۔

"حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اللہ تعالیٰ کی کتاب میں کوئی ایسی سورۃ نہیں ہے مگر میں جانتا ہوں کہ وہ کہاں اتری اور کوئی آیت ایسی نہیں ہے مگر میں جانتا ہوں کہ وہ کس باب میں اتری۔" (صحیح مسلم ج۲ص ۱۴۹)

"حضرت مسروق ابن مسعودؓ کی جلالت علمی کی ایک اور جھلک یوں پیش کرتے ہیں کہ ہم ابن مسعودؓ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور وہ (ابن مسعودؓ) لیٹے ہوئے تھے اتنے میں ایک شخص آیا اور بولا اے ابو عبدالرحمان (کنیت ابن مسعود) ایک بیان کرنے والا کندہ کے دروازوں پر بیان کرتا ہے اور کہتا ہے کہ قرآن میں جو دھوئیں کی آیت ہے یہ دھواں آنے والا ہے اور کافروں کا سانس روک دے گا۔ مسلمانوں کو اس سے زکام کی کیفیت پیدا ہوگی۔ یہ سن کر ابن مسعودؓ اٹھ کر بیٹھ گئے۔ غصہ میں کہا لوگو اللہ سے ڈرو تم میں سے جو کوئی بات جانتا ہے اس کو کہے اور جو نہیں جانتا تو یوں کہے اللہ پاک خوب جانتے ہیں اور دھوئیں اس کیفیت کی تفصیلات بیان فرمادیں۔"

(صحیح مسلم ج۲ص ۳۷۰)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ سیدنا ابو بکر صدیقؓ اور سیدنا فاروق اعظمؓ نے مجھ کو خوشخبری سنائی تھی کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قرآن ویسا ہی تر و تازہ پڑھنا چاہے جیسا کہ وہ نازل ہوا ہے تو وہ ابن ام عبد (عبداللہ) کی قرات پر پڑھے۔

(مستدرک ج۳ص ۳۱۸ ترمذی شرح احمد شاکر ج ص ۳۱۹ ابن ماجہ ص ۵۳)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر میں مشورہ کے بغیر کسی کو امیر و حاکم بنانا چاہتا تو میں تمہارا سردار و حاکم ابن ام عبد (عبداللہ بن مسعودؓ) کو بناتا۔

(ترمذی ج۲ص ۲۴۲ ابن ماجہ ص ۵۳ مشکوٰۃ شریف ج۲ ص ۹۳۰ مظاہر حق ج۴ ص ۱۹۲)

باقی ص ۲۵ پر

چہرے کے داغ دور کیجئے ○ قد بڑھایئے
نزلہ زکام ● گنجاپن ● مخصوص امراض
بجُز وقار شخصیت بنانے
فون نمبر 680800
ہربل ڈاکٹر جمیل احمد سلیمی
پوسٹ کوڈ نمبر 38800

از ۔ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی لاہور

اکھنڈ ہندوستان اور قادیانی جماعت

آنجہانی مرزا قادیانی کا وہ رسوائے عالم خواب جو کبھی پورا نہ ہو سکا

بہت سی جماعتوں نے تحریک پاکستان سے اختلاف کیا لیکن ان کا یہ اختلاف کسی الہامی عقیدہ پر مبنی نہیں تھا بلکہ سیاسی افکار کی وجہ سے تھا۔ لیکن قادیانی جماعت نے قیام پاکستان کی مخالفت اپنے الہامی عقائد کی وجہ سے کی چنانچہ اس سلسلہ میں چند ایک حوالہ جات مرزائی جماعت کے سرکاری اخبار روزنامہ "الفضل" سے پیش خدمت ہیں۔ جن سے بخوبی واضح ہوتا ہے کہ "قادیانی تحریک" کو مملکت خداداد پاکستان کی تحریک سے خدا واسطے کا بیر ہے۔ قادیانی جماعت کے دوسرے سربراہ آنجہانی مرزا محمود نے ۱۹۴۷ء میں پیشگوئی کی۔ چند ایک حوالہ جات پیش خدمت ہیں۔

"۱۔ اللہ تعالیٰ سارے ہندوستان کو ایک اسٹیج پر جمع کرنا چاہتا ہے اور سب کے گلے میں احمدیت کا جوا ڈالنا چاہتا ہے۔ اس لئے ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ ہندو مسلم سوال اٹھ جائے اور ساری قومیں باہم شیرو شکر ہو کر رہیں تاکہ ملک کے حصے بخرے نہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ ساری قومیں متحد ہوں چنانچہ اس رؤیا میں اس طرف اشارہ ہے۔ ممکن ہے عارضی طور پر افتراق ہو اور کچھ وقت کے لئے دونوں قومیں جدا جدا رہیں مگر یہ حالت عارضی ہوگی اور ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ جلد دور ہو جائے۔ بہرحال ہم چاہتے ہیں کہ اکھنڈ ہندوستان بنے اور ساری قومیں باہم شیر و شکر ہو کر رہیں۔"

(روزنامہ الفضل ربوہ ۱۵/اپریل ۱۹۴۷ء)

۲۔ عنوان "ملفوظات امیرالمومنین" واضح رہے کہ یہ صاحب ملہم من اللہ' مصلح موعود' کان اللہ نزل من السماء ہونے کے مدعی ہیں۔ بعنوان "پاکستان اور مسلم لیگ" کہتے ہیں:۔

"ایک صاحب نے پاکستان کے متعلق سوال کیا کہ اس بارے میں حضور کا کیا خیال ہے؟ حضور نے فرمایا کہ میں اصولی طور پر اس کا قائل نہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود "علیہ السلام" کو ہندوستان میں اس لئے پیدا کیا ہے تاکہ سارا ہندوستان اسلام (مرزائیت) کے جھنڈے کے نیچے آجائے اور وہ احمدیت کی ترقی کے لئے بنیاد کا کام دے۔ حضرت مسیح موعود "علیہ السلام" کا الہام ہے آریوں کا بادشاہ (تذکرہ ص ۳۸۴) اگر ہم آریوں کو الگ کر دیں اور مسلمانوں کو الگ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام کس طرح پورا ہو سکتا ہے؟ پس ضروری ہے کہ ہندوستان کے سب لوگ متحد رہیں۔ اگر ہندوستان نے الگ الگ تقسیم ہو جانا تھا تو حضرت مسیح موعود پاکستان کے بادشاہ کہلاتے۔ پس مسلمان زور لگاتے رہیں جس مادی قسم کا وہ پاکستان چاہتے ہیں وہ کبھی نہیں بن سکتا۔"

(الفضل جلد نمبر ۳۲ ش نمبر ۱۳۳ صفحہ اول)

۳۔ از ملفوظات "امیر المومنین۔" قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم یہ مت کہو کہ کل میں ایسا کروں گا اگر کہنا ہو تو ایسا کہو کہ اگر خدا نے ایسا چاہا تو ہو جائے گا۔ پس مومن تو دور کی خیالی بات سوچتے ہی نہیں۔ پھر ایسی بات پر اپنا وقت ضائع کرنا تو صریح حماقت ہے۔ جس میں ابھی ہزاروں مشکلات اور ہزاروں روکیں پائی جاتی ہیں۔ میرے نزدیک تو پاکستان اور آزاد گورنمنٹ کا مطالبہ یہ دو چیزیں ہندوستان کی غلامی کا ذریعہ ہیں۔

(الفضل جلد نمبر ۳۲ ش نمبر ۳۵)

۴۔ فرمایا آج رات میں نے دیکھا کہ ایک جگہ میرا بستر بچھایا جا رہا ہے یا بچھایا جانے والا ہے اور کوئی شخص آکر مجھے کہتا ہے کہ گاندھی جی آپ سے ملنے کے لئے آنا چاہتے ہیں مگر ان کی ایک شرط ہے کہ آپ کے ساتھ ایک ہی چارپائی پر سوئیں گے (بہت خوب) پہلے تو مجھے یہ سن کر کچھ نفرت سی ہوئی پھر میں نے یہ خیال کرکے اس طرح صلح کی صورت ہوئی تو کیا حرج ہے کہا کہ اچھا مجھے منظور ہے چنانچہ وہ آگئے اور ایک ہی بستر پر وہ لیٹ گئے۔ ان کا جسم کچھ موٹا سا معلوم ہوتا ہے (؟) اور اوپر کے دھڑ پر کپڑا ہے (ان کی عادت کے خلاف) اس کے بعد ایک یا ڈیڑھ منٹ ہی وہ لیٹ کر اٹھ بیٹھے جیسے اب سونے کا ارادہ نہیں ہے۔ اس کے بعد پھر وہی روایتی ہاں ہاں کے اشارات ہیں (؟)

(الفضل جلد نمبر ۳۵ ش نمبر ۸۷)

۵۔ بعنوان "اکھنڈ ہندوستان" اس میں آنجہانی مرزا محمود کا وہ رسوائے عالم خواب درج ہے جس کے الفاظ یہ ہیں۔ ابتداء میں حضور نے اپنا ایک رویاء بیان فرمایا جس میں ذکر تھا کہ گاندھی جی آئے اور حضور کے ساتھ ایک ہی چارپائی پر لیٹنا چاہتے ہیں اور ذرا سی دیر بیٹھنے کے بعد فوراً "اٹھ بیٹھے اور گفتگو شروع کر دی۔ درمیان گفتگو میں حضور نے گاندھی جی کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ سب سے اچھی زبان اردو ہے۔ گاندھی جی نے بھی اس کی تصدیق کی۔ اس کے بعد حضور نے فرمایا دوسرے نمبر پر پنجابی ہے گاندھی جی نے اظہار تعجب کیا مگر آخر مان گئے۔ اس کے بعد رویاء میں نظارہ بدل گیا اور حضور گاندھی جی کے کہنے پر عورتوں میں تقریر کرنے کے لئے تشریف لے گئے۔ مگر وہ بہت تھوڑی آئی ہوئی تھیں اس لئے حضور نے تقریر نہ فرمائی......

اس رویاء کی تعبیر میں حضور نے فرمایا یہ موجودہ فسادات کے متعلق ہے اور اس سے پتہ لگتا ہے کہ ہندو مسلم تعلقات ابھی اس حد تک نہیں پہنچے کہ صلح نہ ہو سکتی ہو۔ ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ جلد بہتر صورت نکل آئے...... ہمیں ہندوستان میں دوسری اقوام کے ساتھ مل جل کر رہنا چاہئے اور ہندوؤں اور عیسائیوں کے ساتھ مشارکت رکھنی چاہئے۔ حضرت مسیح موعود (لعنت اللہ علیہ) کی کئی پیشگوئیاں بھی جو ہندوؤں کے متعلق ہیں۔

باقی ص ۲۴ پر

قسط نمبر ۳

تحریر: محمد طاہر رزاق، لاہور

بیماریوں کا عالمی چیمپئن

نبی افرنگ، مرزا قادیانی کی وحشتناک و عبرتناک داستان حیات سے ایک ورق

پشت پر پھنسی

ایک دن آپ کی پشت پر ایک پھنسی نمودار ہوئی۔ جس سے آپ کو بہت تکلیف ہوئی۔ خاکسار کو بلایا اور دکھایا اور بار بار پوچھا کہ یہ کاربنکل تو نہیں۔ چونکہ ذیابیطس کی بیماری ہے۔ میں نے دیکھ کر عرض کیا کہ یہ بال توڑ یا معمولی پھنسی ہے۔ کاربنکل نہیں ہے۔

(سیرت المہدی حصہ سوم ص ۳۲۷ مرزا بشیر احمد قادیانی)

مغز میں تو واقعی کاربنکل تھا۔ (ناقل)

مراق

سیٹھ غلام نبی نے بذریعہ تحریر بیان کیا کہ ایک دن کا ذکر ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے حضرت مسیح موعود سے فرمایا کہ حضور غلام نبی کو مراق ہے تو حضور نے فرمایا۔ ایک رنگ میں سب نبیوں کو مراق ہوتا ہے اور مجھ کو بھی ہے۔

(سیرت المہدی حصہ سوم ص ۳۰۴)

جی ہاں ہر جھوٹے نبی کو مراق ہوتا ہوگا۔ (ناقل)

دانت درد

ایک دفعہ مجھے دانت میں سخت درد ہوئی۔ ایک دم قرار نہ تھا۔ کسی شخص سے میں نے دریافت کیا کہ اس کا کوئی علاج بھی ہے۔ اس نے کہا کہ علاج دنداں اخراج دنداں اور دانت نکالنے سے میرا دل ڈرا۔

(حقیقۃ الوحی ص ۲۲۵ مصنف مرزا قادیانی)

دانت نکلوانے سے تو ڈرا مگر اللہ سے نہ ڈرا۔ (ناقل)

پیر جھسوانا اور بدن دبوانا

ڈاکٹر میر محمد اسماعیل نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود سر کے دورہ میں پیر بہت جھسواتے تھے اور بدن زور سے دبواتے تھے۔ اس سے آپ کو آرام محسوس ہوتا تھا۔

(سیرت المہدی حصہ سوم صفحہ ۲۸۷)

دورہ دوران سر

میں چند روز سے سخت بیمار ہوں۔ بعض اوقات جب دورہ دوران سر شدت سے ہوتا ہے تو خاتمہ زندگی محسوس ہوتا ہے۔ ساتھ ہی سر درد بھی ہے۔ ایسی حالت میں روغن بادام سر اور پیروں کی ہتھیلیوں پر ملنا اور پینا فائدہ مند محسوس ہوتا ہے۔

(مرزا قادیانی کا خط حکیم محمد حسین قریشی کے نام..... خطوط امام بنام غلام ص ۵)

نمرود کی طرح سر پر چھتر لگواتا تو زیادہ فائدہ ہوتا۔ (ناقل)

پاخانے کی مصیبت

ایک انگریزی وضع کا پاخانہ جو ایک چوکی ہوتی ہے اور اس میں ایک برتن ہوتا ہے۔ اس کی قیمت معلوم نہیں۔ آپ ساتھ لاویں۔ قیمت یہاں سے دی جائے گی۔ مجھے دوران سر کی بہت شدت سے مرض ہو گئی ہے۔ پیروں پر بوجھ دے کر پاخانہ پھرنے سے مجھے سر کو چکر آتا ہے۔ اس لئے ایسے پاخانہ کی ضرورت پڑی۔ اگر شیخ صاحب کی دوکان پر ایسا پاخانہ ہو تو وہ دے دیں گے مگر ضرور لانا چاہئے۔

(مرزا قادیانی کا خط حکیم محمد حسین قریشی کے نام..... خطوط امام بنام غلام۔ ص ۶)

انگریز کے خود کاشتہ پودے کو انگریزی پاخانہ کے بغیر کہاں آرام آ سکتا تھا۔ (ناقل)

دم الٹ دینے والی کھانسی

میری طبیعت بیمار ہے۔ کھانسی سے دم الٹ جاتا ہے۔

(مرزا قادیانی کا خط مفتی محمد صادق کے نام..... ذکر حبیب ص ۳۶)

دم تو پاخانے میں الٹا اور عقل ہمیشہ ہی الٹی رہی۔ (ناقل)

پاؤں کی سردی

جوڑہ جراب خواہ سیاہ رنگ ہو یا کوئی اور رنگ ہو۔ مضائقہ نہیں۔ اس قدر پاؤں کو سردی ہے کہ اٹھنا مشکل ہے۔

(مرزا قادیانی کا خط حکیم محمد حسین قریشی کے نام..... خطوط امام بنام غلام ص ۷)

کھانسی اور جوشاندہ

ایک دفعہ حضرت صاحب کو کھانسی تھی۔ حضور نے خرفہ ۲ ماشہ۔ السی ایک ماشہ کا جوشاندہ بنا کر پیا۔

(ذکر حبیب ص ۲۱۷ از مفتی محمد صادق قادیانی)

کھانسی اور گرم گرم گنا

سفر گورداسپور میں ۱۹۰۳ء میں ایک دفعہ حضرت صاحب کو کھانسی کی شکایت تھی۔ میں نے عرض کی کہ میرے والد مرحوم اس کا علاج گرم کیا ہوا گنا بتلایا کرتے تھے۔ تب حضور کے فرمانے پر ایک گنا چند پوریاں لے کر آگ پر گرم کیا گیا اور اس کی گنڈیریاں بنا کر حضور کو دی گئیں اور حضور نے چوسیں۔

(ذکر حبیب ص ۱۱۱ از مفتی محمد صادق قادیانی)

دنیا میں گرم گرم گنا اور آخرت میں گرم گرم گرز۔ کیا عجب ملاپ ہے۔ (ناقل)

سر کے بالوں کی بیماری

آخری عمر میں حضور کے سر کے بال بہت پتلے اور ہلکے ہو گئے تھے چونکہ یہ عاجز ولایت سے ادویہ وغیرہ کے نمونے منگوایا کرتا تھا لہٰذا اس واسطے مجھے ایک دفعہ فرمایا۔ "مفتی صاحب سر کے بالوں کے اگانے اور بڑھانے کے واسطے کوئی دوائی منگوائیں۔"

(ذکر حبیب ص ۳۷۱ از مفتی محمد صادق)

دو تین ٹڈیاں کرا کر کسی طاقتور مرید سے سرسوں کے تیل سے رگڑ رگڑ مالش کروا لیتے۔ (ناقل)

گنجا پن

دوا پہنچ گئی۔ ایک اشتہار بالوں کی کثرت کا شاید لندن میں کسی نے دیا ہے اور مفت دوا بھیجتا ہے۔ آپ وہ دوا بھی منگوالیں تاکہ آزمائی جائے۔ لکھتا ہے کہ اس سے گنجے بھی شفا پاتے ہیں۔

(مرزا قادیانی کا خط مفتی محمد صادق قادیانی کے نام..... ذکر حبیب ص ۳۶۰)

لگتا ہے محمدی بیگم سے شادی کا شوق اس بڑھاپے میں یہ سب کچھ کروا رہا ہے۔ (ناقل)

سخت دورہ اور ٹانگیں باندھنا

بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ اوائل میں ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو سخت دورہ پڑا۔ کسی نے مرزا سلطان احمد اور مرزا فضل احمد کو بھی اطلاع دے دی اور وہ دونوں آ گئے۔ پھر ان کے سامنے بھی حضرت (مرزا) صاحب کو دورہ پڑا۔ والدہ صاحبہ فرماتی ہیں کہ اس وقت میں نے دیکھا کہ مرزا سلطان احمد تو آپ کی چارپائی کے پاس خاموشی کے ساتھ بیٹھے رہے۔ مگر مرزا فضل احمد کے چہرہ پر ایک رنگ آتا تھا اور ایک جاتا تھا اور وہ کبھی ادھر بھاگتا تھا اور کبھی ادھر۔ کبھی اپنی پگڑی اتار کر حضرت صاحب کی ٹانگوں کو باندھتا تھا اور کبھی پاؤں دبانے لگ جاتا تھا اور گھبراہٹ میں اس کے ہاتھ کانپتے تھے۔

(سیرت المہدی حصہ اول ص ۲۲ مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی)

پرانا جوتا سونگھاتے تو یقیناً فرق پڑ جاتا۔ (ناقل)

اوپر اور نیچے والے امراض

دو مرض میرے لاحق حال ہیں۔ ایک بدن کے اوپر کے حصہ میں اور دوسرا بدن کے نیچے کے حصہ میں۔ اوپر کے حصہ میں دوران سر ہے اور نیچے کے حصہ میں کثرت پیشاب ہے اور یہ دونوں مرض اس زمانہ سے ہیں جس زمانہ سے میں نے اپنا دعویٰ مامور من اللہ ہونے کا شائع کیا ہے۔

(مرزا قادیانی کی تالیف حقیقت الوحی ص ۳۰۶، ۳۰۷ منقول از اخبار پیغام صلح لاہور جلد ۳۶ نمبر ۴۷ مورخہ یکم دسمبر ۱۹۴۸ء)

دیکھا دعوے کرنے کا مزا۔ (ناقل)

پرانی اور دائمی بیماریاں

مجھے دو مرض دامن گیر ہیں۔ ایک جسم کے اوپر کے حصہ میں کہ سردرد اور دوران سر اور دوران خون کم ہو کر ہاتھ پیر سرد ہو جانا۔ نبض کم ہو جانا اور دوسرے جسم کے نیچے کے حصہ میں کہ پیشاب کثرت سے آنا اور اکثر دست آتے رہنا۔ یہ دونوں بیماریاں قریب تیس برس سے ہیں۔

(نسیم دعوت ص ۶۸ مصنفہ مرزا قادیانی)

اعصابی کمزوری

حضرت (مرزا) صاحب کی تمام تکالیف مثلاً دوران سر درد سر کمی خواب تشنج دل بدہضمی اسہال کثرت پیشاب اور مراق وغیرہ کا صرف ایک ہی باعث تھا اور وہ عصبی کمزوری تھا۔

(رسالہ ریویو قادیان بابت مئی ۱۹۲۷ء)

حافظہ کا ستیاناس

مکرمی اخویم سلمہ میرا حافظہ بہت خراب ہے۔ اگر کئی دفعہ کسی کی ملاقات ہو تب بھی بھول جاتا ہوں۔ یاددہانی عمدہ طریقہ ہے۔ حافظہ کی یہ ابتری ہے کہ بیان نہیں کر سکتا۔

(خاکسار غلام احمد از صدر انبالہ احاطہ ناگ پھنی)
(مکتوب احمدیہ جلد پنجم نمبر ۳ ص ۳۱ مجموعہ مکتوبات مرزا قادیانی)

نبی بننا تو خوب یاد رہا۔ (ناقل)

پاخانوں کی یلغار

باوجودیکہ مجھے اسہال کی بیماری ہے اور ہر روز کئی کئی دست آتے ہیں۔ مگر جس وقت بھی پاخانے کی حاجت ہوتی ہے تو مجھے افسوس ہی ہوتا ہے کہ ابھی کیوں حاجت ہوئی۔ اسی طرح جب روٹی کھانے کے لئے کئی مرتبہ کہتے ہیں تو بڑا جبر کرکے جلد جلد چند لقمے کھا لیتا ہوں۔ بظاہر تو میں روٹی کھاتا دکھائی دیتا ہوں مگر میں سچ کہتا ہوں کہ مجھے پتہ نہیں ہوتا کہ وہ کہاں جاتی ہے اور کیا کھا رہا ہوں۔ میری توجہ اور خیال اسی طرف لگا ہوتا ہے۔

(ارشاد مرزا قادیانی مندرجہ اخبار الحکم قادیان جلد ۵ نمبر ۴۰ منقول از کتاب منظور الٰہی ص ۳۴۹ مولفہ محمد منظور الٰہی قادیانی)

بے ہوشی

پہلے بھی کئی دفعہ ایسا ہوا کہ جب حضور سخت جسمانی محنت کیا کرتے تو اچانک آپ کے دماغ پر ایک کمزوری کا حملہ ہوتا اور بے ہوش ہو جاتے۔

(منظور وسائل از مفتی محمد صادق قادیانی مندرجہ اخبار الحکم قادیان خاص نمبر مورخہ ۲۱ مئی ۱۹۳۴ء)

مقعد سے خون

ایک مرتبہ میں قولنج زحیری سے سخت بیمار رہا اور سولہ دن تک پاخانہ کی راہ سے خون آتا رہا اور سخت درد تھا جو بیان سے باہر ہے۔

(حقیقۃ الوحی ص ۲۳۴ مصنفہ مرزا قادیانی)

انتہائی کمزوری ولاچاری

مخدومی مکرمی حضرت مولوی صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ برکاتہ' اور اس عاجز کی طبیعت آج بہت علیل ہو رہی ہے۔

ہاتھ پاؤں بھاری اور زبان بھی بھاری ہو رہی ہے۔ مرض کے غلبے سے نہایت لاچاری ہے۔

(مکتوبات احمدیہ جلد پنجم نمبر ۲ ص ۱۱ مجموعہ مکتوبات مرزا قادیانی)

کسی مرید کا مٹی آزار آتا تو ہاتھ پاؤں ٹھیک ہو جاتے۔ (ناقل)

سستی نبض اور گھبراہٹ

کل سے میری طبیعت علیل ہو گئی ہے۔ کل شام کے وقت مسجد میں اپنے تمام دوستوں کے روبرو جو حاضر تھے۔ سخت درجہ کا عارضہ لاحق ہوا اور ایک دفعہ تمام بدن سرد اور نبض کمزور اور طبیعت میں سخت گھبراہٹ شروع ہوئی اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا زندگی میں ایک دو دم باقی ہیں۔ بہت نازک حالت ہو کر پھر صحت کی طرف عود ہوا۔ مگر اب تک کلی اطمینان نہیں۔ کچھ کچھ اثرات عود مرض کے ہیں۔

(مکتوبات احمدیہ جلد پنجم حصہ اول ص ۲۸ مجموعہ مکتوبات مرزا قادیانی)

ضعف دماغ

میری طبیعت آپ کے بعد پھر بیمار ہو گئی۔ ابھی ریزش کا نہایت زور ہے۔ دماغ بہت ضعف ہو گیا ہے۔ آپ کے دوست خاکسار رام کے لئے ایک دن بھی توجہ کرنے کے لئے مجھے نہیں ملا۔ صحت کا منتظر ہوں۔

(خاکسار غلام احمد مورخہ یکم جنوری ۱۸۹۰ء)
(مکتوبات احمدیہ جلد پنجم نمبر ۲ مولفہ یعقوب علی عرفانی قادیانی)

جو کبھی نہ ہوئی۔ (ناقل)

مرض الموت "ہیضہ"

والدہ صاحب نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود کو پہلا دست کھانا کھانے کے وقت آیا تھا مگر اس کے بعد تھوڑی دیر تک ہم لوگ آپ کے پاؤں دباتے رہے اور آپ آرام سے لیٹ کر سو گئے اور میں بھی سو گئی لیکن کچھ دیر بعد آپ کو پھر حاجت محسوس ہوئی اور غالباً ایک دو دفعہ حاجت کے لئے پاخانہ تشریف لے گئے۔ اس کے بعد آپ نے زیادہ ضعف محسوس کیا تو آپ نے ہاتھ سے مجھے جگایا۔ میں اٹھی تو آپ کو اتنا ضعف تھا کہ آپ میری چارپائی پر ہی لیٹ گئے اور میں آپ کے پاؤں دبانے بیٹھ گئی۔ تھوڑی دیر کے بعد حضرت نے فرمایا تم اب سو جاؤ۔ میں نے کہا نہیں میں دباتی ہوں۔ اتنے میں آپ کو ایک اور دست آیا مگر اب اس قدر ضعف تھا کہ آپ پاخانہ میں نہ جا سکتے تھے۔ اس لئے چارپائی کے پاس ہی بیٹھ کر آپ فارغ ہوئے اور پھر اٹھ کر لیٹ گئے اور میں دباتی رہی مگر ضعف بہت ہو گیا تھا۔ اس کے بعد ایک اور دست آیا اور پھر آپ کو ایک قے آئی۔ جب آپ قے سے فارغ ہو کر لیٹنے لگے تو اتنا ضعف تھا کہ آپ پشت کے بل چارپائی پر گر گئے اور آپ کا سر چارپائی کی لکڑی سے ٹکرایا اور حالت دگرگوں ہو گئی۔ اس پر میں نے گھبرا کر کہا۔ "اللہ یہ کیا ہونے لگا؟" تو آپ نے کہا یہ وہی ہے جو میں کہا کرتا تھا۔ خاکسار نے والدہ صاحب سے پوچھا کہ کیا آپ سمجھ گئی تھیں کہ حضرت صاحب کا کیا منشاء ہے۔ والدہ صاحب نے فرمایا۔ "ہاں۔"

(سیرت المہدی ص۹ مصنف مرزا بشیر احمد قادیانی)

اس سے چند ساعتیں بعد مرزا قادیانی اپنی چارپائی کے قریب اپنی پھیلائی ہوئی غلاظت پر چکرا کر گرا اور غلاظت سے لت پت ہو گیا اور اسی حالت میں فرشتہ اجل نے غلیظ جسم سے غلیظ روح نکال لی اور مرزا قادیانی پھر کر کے جہنم پہنچ گیا۔ (ناقل)

آپ نے ملاحظہ کیا کہ مہلک بیماریاں کس طرح عذاب الٰہی بن کر نبی افرنگ کے بدن پر برس رہی ہیں۔ کہیں کھانسی کا حملہ ہے۔ کہیں پیشاب کی یلغار ہے۔ کہیں ذیابیطس کا شب خون ہے۔ کہیں خارش کی اٹھکیلیاں ہیں۔ کہیں درد گردہ کی پھلجھڑیاں ہیں۔ کہیں جو نکیں ہم آغوش ہیں۔ کہیں سل و دق گلے کا ہار بنی بیٹھی ہیں۔ کہیں خونی قے کی طوفانی آمد ہے۔ کہیں مراق و ہسٹریا کے تیروں کی بوچھاڑ ہے۔ کہیں دانت درد کی دھاچوکڑی ہے۔ کہیں عارضہ دل کی جھپٹ ہے۔ کہیں ہیضہ کے کلہاڑے سر پر برس رہے ہیں۔ کہیں دورہ ختم کرنے کے لئے انگریزی نبوت کی ٹانگیں باندھی جا رہی ہیں۔ کہیں بناسپتی نبی کے جسم پر کچھڑ ملا جا رہا ہے۔ اور کہیں کالی بلا دیکھ کر بے ہوشی کے دورے پڑ رہے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تمام بیماریاں جھوٹے نبی کو مل کر یوں گھسیٹ رہی ہیں۔ جیسے مری ہوئی چھپکلی کو بہت سی چونٹیاں گھسیٹ کر لے جا رہی ہوں۔ یا مرے ہوئے کتے کو بہت سی گدھیں کھا رہی ہیں۔

مندرجہ بالا سطور میں ہم نے صرف وہ بیماریاں رقم کی ہیں جو قادیانی کتابوں میں موجود ہیں۔ لیکن ہمارا دعویٰ ہے کہ مرزا قادیانی کو اس کے علاوہ سینکڑوں بیماریاں لاحق تھیں جن کی اس وقت تشخیص نہ ہو سکی۔ اگر مرزا قادیانی آج کے تشخیصی دور میں ہوتا اور اس کا مکمل میڈیکل چیک اپ ہوتا تو اس کے جسم سے سینکڑوں بیماریاں دریافت ہوتیں۔ جن میں سے ایڈز سرفہرست ہوتی۔ یہ شخص پوری دنیا کے ڈاکٹروں کو ورطہ حیرت میں ڈال دیتا۔ دنیا جہان کے ڈاکٹر اسے دیکھنے کے لئے آتے۔ ڈاکٹروں میں لڑائی چھڑ جاتی۔ ماہرین دل کہتے یہ ہمارا مریض ہے۔ ماہرین جلد کہتے یہ ہمارا مریض ہے۔ ماہرین ناک 'کان' گلا کہتے کہ یہ ہمارا مریض ہے۔ ماہرین معدہ و جگر کہتے یہ ہمارا مریض ہے۔ ماہرین ذیابیطس کہتے یہ ہمارا مریض ہے۔ ماہرین نفسیات کہتے یہ ہمارا مریض ہے۔ مرزے کا ٹوٹا ہوا بازو دیکھ کر آرتھوپیڈک سرجن کہتے یہ ہمارا مریض ہے اور مرزا قادیانی کے حمل کا قصہ پڑھ کر ماہرین زچہ و بچہ کہتے یہ ہماری مریضہ ہے۔ غرض یہ کہ ڈاکٹروں میں ایک بحث و تکرار چھڑ جاتی اور چھینا جھپٹی شروع ہو جاتی۔ میڈیکل کے طلباء کہتے اسے ہمارے حوالے کرو ہم نے اس پر ریسرچ کرنی ہے۔ کوئی محقق کہتا کہ اسے میرے حوالے کرو میں نے اس پر پی۔ ایچ۔ ڈی کا مقالہ لکھنا ہے۔ عجائب گھر والے کہتے اسے ہمیں دے دو۔ ہم اس پر ٹکٹ لگائیں گے اور کروڑوں روپے کما کر قومی آمدنی میں اضافہ کریں گے۔ جس سے کمرتوڑ مہنگائی کا توڑ ہو گا۔ دنیا بھر کے صحافی اسے دیکھنے کے لئے آتے اور ساری دنیا کے اخباروں میں اس کے انٹرویو چھپتے اور فوٹو شائع ہوتے۔ گینز بک آف ورلڈ ریکارڈ میں اس کا نام آتا۔ معاملہ عدالتوں تک جا پہنچتا۔ حکومت برطانیہ عدالت میں دعویٰ کرتی کہ مرزا قادیانی ہماری تخلیق ہے۔ اسے نبی ہم نے بنایا تھا اور نبی بننے کے جرم کی پاداش میں اللہ کی طرف سے اس پر لعنتوں اور بیماریوں کی بوچھاڑ ہوئی کیونکہ اسے نبی ہم نے بنایا تھا اور ہماری ہی وجہ سے اس کو اتنی بیماریاں لگیں۔ لہٰذا ہمارا حق بنتا ہے کہ ہم اس کا علاج معالجہ کرائیں۔ عدالت انگریز کے موقف کو درست تسلیم کرتے ہوئے مرزا قادیانی کو انگریز کے حوالے کر دیتی اور بیماریوں کا عالمی چیمپئن مرزا قادیانی اپنی تمام لعنتوں' نحوستوں اور بیماریوں کے ساتھ برطانیہ روانہ ہو جاتا اور ہم کہتے۔

پہنچی وہیں پہ خاک جہاں کا خمیر تھا

[illegible]

سالانہ ختم نبوت کانفرنس ربوہ میں امام مسجد نبوی شرکت کریں گے

ماسکو' سمرقند' جنوبی افریقہ' انگلینڈ' امریکہ کے اسکالرز مقالات پیش کریں گے

ملتان (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ایک اہم اجلاس امیر مرکزیہ مولانا خواجہ خان محمد صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا' جس میں تمام اہم ارکان اور مبلغین نے شرکت کی۔ اجلاس میں دیگر معاملات کے علاوہ "سالانہ ختم نبوت کانفرنس' ربوہ" کے انتظامات کا جائزہ لیا گیا اور اس کو آخری شکل دی گئی۔ اجلاس کو بتایا گیا کہ گزشتہ سالوں کی طرح اس سال بھی سالانہ ختم نبوت کانفرنس کا خصوصی طور پر اہتمام کیا جا رہا ہے کیونکہ نگران حکومت کے بعض اقدامات سے قادیانیت نوازی کا شبہ ہوتا ہے۔ اس سال یہ کانفرنس ۲۱/۲۲ اکتوبر بروز جمعرات/جمعہ کو ربوہ میں ختم نبوت سینٹر سے متصل میدان میں منعقد ہو گی۔ کانفرنس میں امام مسجد نبوی "شیخ الخذیفی" ' ماسکو جامعہ مسجد کے خطیب شیخ راول عین الدین' سمرقند کے مفتی و خطیب شیخ مصطفیٰ قل' جمعیت علماء افریقہ کے جنرل سیکریٹری مولانا ظہیر احمد راگی' دارالعلوم دیوبند کے استاد الحدیث مولانا ارشد مدنی' بنگلہ دیش کے مقتدر علماء کرام' پاکستان سے مولانا جسٹس تقی عثمانی' مولانا محمد یوسف لدھیانوی' مولانا فضل الرحمان' مولانا شاہ احمد نورانی' مولانا سمیع الحق' مولانا محمد اسعد تھانوی' نوابزادہ نصراللہ خان' مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی' مولانا حسن جان' مولانا عزیز الرحمٰن خان' مولانا اللہ وسایا' مولانا محمد اجمل خان' مولانا محمد اجمل قادری' مفتی محمد انور شاہ' مولانا مفتی محمد نعیم' قاری شیر افضل' حافظ حسین احمد' قاضی حسین احمد' مولانا سعید احمد جلالپوری' عبدالرحمان باوا' مولانا منظور احمد الحسینی اور دیگر علماء کرام شرکت کریں گے۔

پشاور سمیت صوبہ سرحد کی ہزاروں مساجد میں موجودہ حکومت کی قادیانیت نوازی پر پرزور احتجاج

پشاور۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پشاور کے پریس ریلیز کے مطابق مرکزی مجلس کی اپیل پر جمعۃ المبارک ۱۰/ ستمبر کو ملک بھر میں نگران حکومت کی قادیانیت نوازی اور قادیانی غیر مسلم اقلیت کی غیر قانونی ملک و ملت اور اسلام دشمن سرگرمیوں کے خلاف یوم احتجاج منایا گیا۔ صوبہ سرحد کے مختلف علاقوں سے آمدہ اطلاعات کے مطابق ڈیرہ اسماعیل خان، بنوں، کوہاٹ، ٹل، ہنگو، وزیرستان، کرم ایجنسی، ٹل ٹانک، لکی، مردان، نوشہرہ، صوابی، جہانگیرہ، اکوڑہ خٹک، پبی، چارسدہ، ترنگزئی، مشبقدر، پڈبھیر، کے علاوہ تمام چھوٹے بڑے شہروں کی ہزاروں جامع مساجد میں علماء کرام اور خطباء نے احتجاجی تقریریں کیں۔ پشاور شہر اور چھاؤنی کی جامع مساجد کے خطباء نے اس اس موقع پر اپنے خطاب میں کہا کہ ختم نبوت اسلام کا اہم بنیادی عقیدہ ہے اور نبوت اللہ تعالیٰ کی ایک عظیم نعمت ہے جس کی تکمیل اللہ تعالیٰ نے محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم پر فرمادی اور آپ کو خاتم النبیین کے تاج سے نوازا۔ ہر دور میں خاتم النبیین سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس منصب پر حملے کرنے کے لئے بہت سے ڈاکو پیدا ہوئے لیکن محمد عربی علیہ التحیۃ والصلوٰۃ والسلام کے غلاموں نے اسلامی احکامات کی روشنی میں ان باغیان ختم نبوت کو تہ تیغ کرکے سنت صدیق اکبرؓ کو زندہ رکھا۔ علماء کرام نے کہا کہ انگریز کے تسلط پاک و ہند کے زمانے میں برطانوی گورنمنٹ کے ایماء پر مرزا غلام احمد قادیانی لعین نے تاج و تخت ختم نبوت کو لوٹنے کے لئے ڈاکہ ڈالا اور فرنگی کے زیر سایہ انگریز کے اس خودکاشتہ پودے کو پروان چڑھنے کا موقع ملا۔ اس وقت کے علماء کرام، مشائخ عظام جن میں علماء لدھیانہ حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ، حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ، مولانا محمد حسین بٹالویؒ، حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ اور شمع رسالت کے پروانے شامل تھے، مرزائیت کا تعاقب کرکے عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کا فریضہ ادا کیا۔ علماء کرام نے کہا کہ تقسیم پاک و ہند کے بعد قادیانیوں نے آنجہانی سر ظفر اللہ قادیانی سابق وزیر خارجہ کی نگرانی میں اندرون اور بیرون ملک ارتدادی سرگرمیوں میں تیزی پیدا کرکے مسلمانوں کے ایمانوں کو لوٹنے کے لئے ہر حربہ استعمال کیا جس کے نتیجہ میں ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت چلی جس میں مسلمانوں نے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کرکے پاکستان کی تاریخ میں ایک سنہری باب کا اضافہ کیا۔ علماء کرام نے اپنے خطاب میں کہا کہ بھٹو مرحوم کے دور میں قومی اسمبلی نے مفتی محمود مرحومؒ اور عبدالحفیظ پیرزادہ کی قرارداد متفقہ طور پر منظور کرکے قادیانیوں کو ایک آئینی ترمیم کے ذریعہ غیر مسلم اقلیت قرار دے کر ان کو ان کا اصلی مقام دیا پھر صدر ضیاء الحق مرحوم نے آئینی ترمیم کو امتناع قادیانیت آرڈیننس کے ذریعہ تحفظ فراہم کرتے ہوئے مرزائی غیر مسلم اقلیت کو اسلامی شعائر استعمال کرنے اور ارتدادی تبلیغی سرگرمیوں سے قانوناً" روک دیا اور یہ سب کچھ مسلمانان پاکستان کی اپنے نبی محمد عربی (فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ وسلم) سے والہانہ عقیدت اور محبت کا وہ عملی ثبوت ہے جس پر آنے والی نسلیں بھی فخر کریں گی اور محشر میں یہ مسلمانوں کی بخشش کا ذریعہ ہوگا۔ علماء حضرات نے اس موقع پر نگران وزیر اعظم اور وزیر قانون مذہبی امور و اقلیتی امور اے ایس سلام کی مرزائیت نوازی کو سخت تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ ایم ایم احمد قادیانی کے تیار کردہ پلان کے مطابق وزیر اعظم معین قریشی پاکستان کے مسلمانوں پر منظم منصوبے کے ذریعے قادیانیوں کو مسلط کرنے کے منصوبے پر عمل کر رہا ہے اور اگر ان کا ارادہ پاکستان کو مرزائی اسٹیٹ بنانے کا ہے تو آج پاکستان کے کروڑوں مسلمانوں کی واضح اکثریت واشگاف الفاظ میں اعلان کرتی ہے کہ ہم اس ناپاک منصوبے کو جوتے کی نوک پر رکھ کر خاک میں ملانے کی قوت کا مظاہرہ کرکے ناکام بنا دیں گے اور قادیانیوں کے بھگوڑے سربراہ مرزا طاہر کی طرح ان قادیانی انگریز اور یہودیت کے گماشتوں کو پاکستان سے بھگا کر دم لیں گے۔ اس موقع پر علماء کرام نے مسلمانوں کو ۱۹۵۳ء، ۱۹۷۴ء اور ۱۹۸۴ء کی طرح مکمل متحد اور ایک سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی طرح رہ کر اپنی قوت کا ثبوت دینے کی ضرورت پر زور دیا اور کہا کہ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اپنے تمام فروعی اختلافات اور سیاسی نظریات پس پشت ڈال کر تاجدار ختم نبوت کے ناموس کی حفاظت کے لئے اتحاد کا عملی نمونہ پیش کریں اور دشمنان ختم نبوت اور ان کے سرپرستوں پر یہ واضح کردیں کہ عشق مصطفیٰ سے ہم سرشار ہیں۔ خطباء حضرات نے مساجد میں موجود لاکھوں مسلمانوں سے عہد لیا کہ وہ قائدین ختم نبوت کی آواز پر ختم نبوت کی حفاظت کے لئے اپنا تن من دھن سب کچھ نچھاور کرنے کے لئے تیار رہیں اور قائدین ختم نبوت کو یقین دہانی کرائی گئی کہ امت مسلمہ آپ کی ایک آواز پر لبیک کہے گی اور ہر قسم کی قربانی دے گی۔

حمید اللہ قریشی قادیانی کے تبادلہ کی تحقیقات کرائی جائے

فیصل آباد۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے حمید اللہ قریشی قادیانی غیر مسلم ڈی ایس پی کو سرگودھا سے اپنی من پسند جگہ سی آئی اے فیصل آباد میں تبادلہ کرانے کے معاملہ کی اعلیٰ سطح پر تحقیقات کرانے کے لئے گورنر پنجاب، نگران وزیر اعلیٰ اور آئی جی پولیس پنجاب سے مطالبہ کیا ہے کہ فیصل آباد کے مقام پر تبادلہ منسوخ کرکے کسی مسلمان پولیس افسر کو سی آئی اے کا ڈی ایس پی مقرر کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ کچھ عرصہ قبل اسلامیان پاکستان و فیصل آباد کے مسلسل احتجاج پر ۲۸ سال بعد حمید اللہ قریشی ڈی ایس پی سی آئی اے کا سرگودھا تبادلہ کردیا گیا تھا اور اس نے اپنے اثر و رسوخ سے مسعود احمد وڑائچ قادیانی غیر مسلم ڈی ایس پی کو سی آئی اے کا ڈی ایس پی مقرر کرالیا تھا جس کے تبادلہ کا بھی مطالبہ کیا گیا تھا گو اس کو فیصل آباد ڈویژن سے باہر نہیں نکالا گیا بلکہ جھنگ صدر تبدیل کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ حمید اللہ قریشی اور قادیانی جماعت کا مفاد اس میں ہے کہ سی آئی اے میں کوئی مسلمان افسر تعینات نہ ہوسکے۔ اب تبادلوں کی فہرست میں اپنی مرضی کی جگہوں پر دونوں نے تبادلہ کرالیا ہے۔ کیا نگران حکومت قادیانیوں کے آگے بے بس ہے اور حمید اللہ قریشی کا تبادلہ بھی امریکہ سرکار سے پوچھ کر ہوگا۔ ••

حکومت نے قادیانیت نواز پالیسی تبدیل نہ کی تو انتہائی اقدام سے بھی گریز نہیں کریں گے، مولانا اختر محمدی

کراچی۔ اہلحدیث جانباز فورس پاکستان نے جمعہ کو ملک بھر میں حکومت کی قادیانیت نوازی کے خلاف یوم احتجاج منایا اور تمام اہلحدیث مساجد میں تحفظ ختم نبوتؐ کے عنوان پر تقاریر کے علاوہ خطبہ جمعہ کے بعد مذمتی قراردادیں منظور کی گئیں۔ جبکہ جامع القدس نشتر روڈ میں ہونے والے مرکزی احتجاجی جلسے سے خطاب کرتے ہوئے فورس کے قائد اور جماعت اہلحدیث کے مرکزی نائب ناظم اعلیٰ مولانا اختر محمدی نے کہا کہ قادیانی دائرہ اسلام سے خارج اور واضح ترین کافر ہیں جنہیں خصوصی مراعات سے نوازنے کی بناء پر نگران حکومت نظام اسلام اور خود آئین پاکستان سے غداری کی مرتکب ہو رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کی قادیانیت نواز پالیسی سے دینی جماعتوں کے اس موقف کو تقویت مل رہی ہے کہ نگران حکومت

درحقیقت امریکہ ہی کے اشاروں پر فیصلے صادر کرتی ہے۔ مولانا اختر محمدی نے کہا کہ اگر حکومت نے قادیانیوں کے متعلق اپنی متنازع اور غیر اصولی پالیسی کو فوری طور پر تبدیل نہ کیا تو اسلامیان پاکستان 'ختم نبوت' کے تحفظ کے لئے حکومت کے خلاف کسی انتہائی اقدام سے بھی گریز نہیں کریں گے۔ جلسہ سے ڈاکٹر عامر محمدی 'کرنل (ریٹائرڈ) عبدالحق خان اور دیگر نے بھی خطاب کیا۔ دریں اثناء کراچی میں مولانا خورشید احمد' سکھر میں ابو الکلام شیخ' حیدر آباد میں مولانا امیر عبداللہ فاروقی' لاڑکانہ میں قاری عبدالحمید مستوئی' کوٹری میں شیخ محمد سلیم' لاہور میں مولانا خالد جاوید علوی' گوجرانوالہ میں حافظ اعجاز الامین' قصور میں ماسٹر طاہر محمود' شیخوپورہ میں حافظ محمد رضوان' فیصل آباد میں مولانا محمد طیب' اوکاڑہ میں حق نواز ناصر' منڈی بہاؤالدین میں رانا عبدالرحمان اور دیگر اضلاع و شہروں میں علماء و رہنماؤں نے احتجاجی اجتماعات سے خطاب کیا اور مساجد میں نگران حکومت کی قادیانیت نواز پالیسی کے خلاف احتجاج منایا۔ ●●

عدالت عظمیٰ کا فیصلہ نہ ماننے پر قادیانیوں کو ملک بدر کیا جائے

فیصل آباد۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکریٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ پاکستانی آئین اور عدالت عظمیٰ کے فیصلہ کو نہ ماننے اور خود کو غیر مسلم اقلیت تسلیم نہ کرنے پر قادیانی جماعت' مرزائیوں اور قادیانیوں کی شہریت منسوخ کرکے ان کو ملک بدر کردیا جائے اور ووٹ نہ بنانے پر قادیانیوں کے خلاف موثر کارروائی کی جائے۔ انہوں نے کہا کہ اسلامیان پاکستان کے مطالبہ پر قومی اسمبلی کی متفقہ قرارداد پر ۷/ستمبر ۱۹۷۴ء کو آئین میں ترمیم کرکے قادیانیوں ربوہ اور لاہوری گروپ کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا گیا تھا اور ۲۶/اپریل ۱۹۸۴ء کو اس آئینی ترمیم کی روشنی میں قانون سازی کرکے قادیانیوں کی اسلام دشمن سرگرمیوں پر پابندی لگا دی گئی تھی اور تعزیرات پاکستان میں ترمیم کرکے دفعہ ۲۹۸۔بی اور ۲۹۸۔سی کا اضافہ کرکے تین سال سزا قید

بامشقت مقرر کی گئی تھی جس کے خوف سے مرزا طاہر احمد قادیانی غیر مسلم ربوہ سے چوری چھپے بھاگ کر لندن اپنے آقاؤں کے پاس بیٹھا ہے اور وہاں بڑھکیں مارتا ہے جبکہ ۱۹۸۱ء کی مردم شماری کے مطابق قادیانیوں کی پاکستان میں کل تعداد ایک لاکھ چار ہزار ۲۴۴ ہے اگر نئی مردم شماری میں قادیانی اپنا شمار نہیں کراتے اور ووٹ نہیں بناتے تو ان کو پاکستان میں رہنے کا کیا حق ہے اور ملکی قوانین کے مطابق اپنے حقوق کیوں مانگتے ہیں جبکہ ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ کے فیصلوں کو تسلیم نہیں کرتے اور انتخابات کا بائیکاٹ کرتے ہیں۔ ●●

میاں محمد شفیع چغتائی کو صدمہ

چغتائی خاندان بہاولپور میں تحریک ختم نبوت کا جانثار خاندان ہے۔ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے اس خاندان کی درخشاں روایات ہیں۔ میاں محمد شفیع چغتائی جامع مسجد حاجی محمد اشرف غلہ منڈی کے ممبران سے تعلق رکھتے ہیں۔ حال ہی میں موصوف کے جواں سال فرزند جناب خالد محمود انتقال کرگئے۔ **اناللہ و انا الیہ راجعون۔** مرحوم صوم و صلوۃ کے پابند' اخلاق و کردار کے مالک' باہمت و مخلص نوجوان تھے۔ جب بھی ملاقات ہوئی مسکراتے ہوئے ملتے۔ تین چار ماہ قبل رشتہ ازدواج سے منسلک ہوئے۔ چند روز قبل گردہ کے مرض میں مبتلا ہوئے۔ علاج کے لئے میو اسپتال لاہور میں داخل کرائے گئے لیکن مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی۔ تا آنکہ وقت موعود آن پہنچا اور مرحوم نے جان جان آفرین کے سپرد کردی۔ مرحوم کی جواں سال مرگ والدین' بیوہ' برادران' ہمشیرگان کے لئے حادثہ فاجعہ ہے۔ خداوند قدوس چغتائی خاندان کو یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق دیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت' ادارہ ہفت روزہ ختم نبوت دعا گو ہے کہ خداوند قدوس مرحوم کی کروٹ کروٹ مغفرت فرمائیں اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دیں۔ نیز عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے مرحوم کی وفات پر پسماندگان سے تعزیت کا اظہار کیا۔ ●●

تحریک ختم نبوت کا ایک خاموش مجاہد

حکیم سید صادق حسین شاہ دہلوی بھی چل بسے۔ **اناللہ و انا الیہ راجعون۔** مرحوم تحریک ختم نبوت کے جانباز سپاہی اور جرات مند و بہادر ورکر تھے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور اس کے قائدین سے والہانہ عقیدت و محبت رکھتے تھے۔ ایک عرصہ تک بہاولپور کے شاہی بازار میں مطب کرتے رہے۔ گزشتہ کچھ سالوں سے سیٹلائٹ ٹاؤن کمرشل ایریا میں مطب قائم کر رکھا تھا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے بیت المال میں اپنی استطاعت کے مطابق نہ صرف خود حصہ لیتے بلکہ دوسرے احباب کو بھی متوجہ کرتے تھے۔ عید الاضحی کے موقع پر مجلس کے لئے گھروں میں جا جا کر قربانی کی کھالیں جمع کرتے تھے۔ بڑھاپے اور عوارض کے باوجود تا دم زیست یہ سلسلہ جاری رکھا۔ سیٹلائٹ ٹاؤن میں مولانا عبداللہ مسعودؒ ان کے دست راست تھے۔ مولانا مسعودؒ گزشتہ سے پیوستہ سال انتقال فرماگئے تو حکیم صاحب بہت اداس رہتے تھے۔ بندہ کے قیام بہاولپور کے زمانہ میں موصوف سے بیسیوں ملاقاتیں رہیں۔ آپ سینہ میں دردمند دل رکھتے تھے۔ اگر بندہ کچھ دن تاخیر سے ملتا تو خوب دل کی بھڑاس نکالتے۔ آخر میں مسکرا دیتے اور فرماتے کہ اگرچہ مجھے آپ لوگوں کی مصروفیات کا احساس ہے۔ تاہم میں آپ کے بزرگوں کا ساتھی رہا ہوں تو مجھے حق پہنچتا ہے کہ میں آپ لوگوں پر گرفت کروں۔ بہرحال عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بہاولپور سیٹلائٹ ٹاؤن میں اپنے ایک مخلص کارکن اور خاموش مجاہد سے محروم ہوگئی۔ دعا ہے کہ خداوند قدوس عقیدہ ختم نبوت کے سلسلہ میں شاہ صاحب کی خدمات جلیلہ کو شرف قبولیت سے سرفراز فرمائیں اور ان کی نجات کا سبب بنائیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنماؤں حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد مدظلہم' مولانا محمد یوسف لدھیانوی' مولانا عزیز الرحمان جالندھری' مولانا اللہ وسایا' صاحبزادہ طارق محمود اور محمد اسماعیل شجاع آبادی نے ایک مشترکہ بیان میں حکیم صاحب مرحوم کی وفات پر دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے دعا کی کہ خداوند قدوس آنمرحوم کی کروٹ کروٹ مغفرت فرمائیں اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دیں۔ ●●

بقیہ۔ اکھنڈ ہندوستان

اس طرف اشارہ کرتی ہیں (مثلاً "بے تیغ بہادر مرزا غلام احمد کے جے اور اے۔ رودر گوپال تیری مہاگیتا میں لکھی ہے) کہ اللہ تعالیٰ ہندو قوم میں ہمیں کامیابی دے گا اور انہیں حلقہ بگوش احمدیت ہونے کی توفیق ملے گی...... چنانچہ اس رویاء میں اس طرف اشارہ ہے ممکن ہے عارضی طور پر افتراق پیدا ہو اور کچھ عرصہ کے لئے دونوں قومیں جدا جدا رہیں مگر یہ حالت عارضی ہوگی اور ہمیں

صرافہ بازار میں سونے کی قدیم دکان

صراف حاجی صدیق اینڈ برادرس

اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں

کندن اسٹریٹ صرافہ بازار کراچی

فون نمبر: ۲۴۵۸۰۳

کوشش کرنی چاہئے کہ جلد دور ہو جائے۔

(الفضل جلد نمبر۳۵ ش نمبر۸۱)

٦۔ بعنوان "سکھ قوم کے نام دردمندانہ اپیل" مرزا محمود نے کہا۔ آخر میں دعا کرتا ہوں کہ اے میرے رب میرے اہل ملک کو سمجھ دے اور اول تو یہ ملک بٹے نہیں اور بٹے تو اس طرح بٹے کہ پھر مل جانے کے راستے کھلے رہیں۔ اللھم آمین۔ (واضح رہے کہ اس دعا سے قبل پاکستان کا اعلان ہو چکا تھا یہ دعا تقسیم ہند کے بعد کی ہے۔)

(الفضل جلد نمبر۳۵ ص نمبر۳۴)

٧۔ قبل ازیں بتا چکا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی مشیت ہندوستان کو اکٹھا رکھنا چاہتی ہے۔ لیکن اگر قوموں کی منافرت کی وجہ سے عارضی طور پر الگ بھی کرنا پڑے تو یہ اور بات ہے۔ بسا اوقات عضو ماؤف کو ڈاکٹر کاٹ دینے کا مشورہ دیتے ہیں۔ لیکن یہ خوشی سے نہیں ہوتا بلکہ مجبوری اور معذوری کے عالم میں اور صرف اسی وقت جب اس کے بغیر چارہ نہ ہو اور اگر پھر یہ معلوم ہو جائے اس ماؤف عضو کی جگہ نیا لگ سکتا ہے کون جاہل انسان اس کے لئے کوشش نہیں کرے گا۔ اگر اس طرح اگر ہندوستان کی تقسیم پر ہم رضامند ہوئے ہیں تو خوشی سے نہیں بلکہ مجبوری سے اور پھر یہ کوشش کریں گے کہ یہ کسی نہ کسی طرح جلد متحد ہو جائے کیونکہ جس ملک میں ہم رہتے ہیں اس کے کچھ حقوق ہم پر ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے حب الوطن من الایمان یعنی وطن سے محبت کرنا اور اس کی فلاح و بہبود کے لئے کوشاں رہنا صرف دنیوی چیز نہیں بلکہ دین کا ایک حصہ ہے۔

(الفضل جلد نمبر۳۵ ش نمبر۹۱)

٨۔ جسٹس منیر اپنی تمام تر جانبداری کے باوجود اس بات کا اقرار کئے بغیر نہیں رہ سکے کہ احمدیوں کی بعض تحریروں سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ تقسیم کے مخالف تھے اور کہتے تھے کہ ملک تقسیم بھی ہو گیا تو اسے دوبارہ متحد کرنے کی کوشش کریں گے۔"

(انکوائری رپورٹ ص۲۰۹)

۹۔ "ربوہ سے چھپی ہوئی دینیات" میں صاف لفظوں میں لکھا گیا ہے۔ حضرت مسیح موعود کو خدا تعالیٰ نے الہام اور خواب کے ذریعہ بتایا تھا کہ کسی زمانہ میں جماعت احمدیہ کو قادیان سے نکلنا پڑے گا اور خشک پہاڑیوں والے علاقہ میں اپنا دوسرا مرکز بنانا پڑے گا۔ مگر یہ حالت عارضی ہوگی آخر ایک وقت آئے گا کہ قادیان احمدیوں کو واپس مل جائے گا۔ پیشگوئی کا ایک حصہ ۱۹۴۷ء میں پورا ہوا ـــــ ہر احمدی کا ایمان ہے کہ پیشگوئی کا آخری حصہ بھی ضرور پورا ہوگا اور قادیانی جماعت کو انشاء اللہ ضرور واپس ملے گا۔

(راہ ایمان احمدی بچوں کے لئے ابتدائی دینی معلومات کا مجموعہ ص ۹۸، ۹۹ مطبوعہ ۱۹۶۷ء مرتبہ شیخ خورشید احمد اسسٹنٹ ایڈیٹر روزنامہ الفضل ربوہ)

۱۰۔ آنجہانی مرزا محمود کی قبر پر لگا ہوا کتبہ جس پر یہ لکھا ہوا موجود ہے کہ ہماری میتیں یہاں امانت ہیں جب حالات سازگار ہوں تو انہیں ربوہ کے بہشتی مقبرہ میں دفن کیا جائے۔

مذکورہ بالا دس حوالہ جات سے یہ بات وضاحت سے معلوم ہوتی ہے کہ مرزائی جماعت الہامی طور پر پاکستان کی دشمن ہے اور حالات سازگار ہونے کا مطلب یہ ہے کہ جب مرزائی اندرونی طور پر خانہ جنگی پیدا کریں۔ ہندوستان کو پاکستان پر حملہ کرنے کی دعوت دی جائے پاکستان (العیاذ باللہ) ختم ہو جائے اور مرزائی جماعت اپنے نام نہاد نبی کے مرگھٹ پر دوبارہ قابض ہو جائے۔

خداوند قدوس مملکت پاک کو ان فتنہ پردازوں کے شر سے محفوظ فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

بقیہ۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ

حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریمؐ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ آپؐ نے فرمایا میں نہیں جانتا کہ تم لوگوں میں میں کب تک باقی ہوں تمہیں ان لوگوں کی پیروی کرنی چاہئے۔ ابوبکر صدیقؓ عمر فاروقؓ پھر فرمایا عمارؓ کے طریقے پر چلو اور جو کچھ عبداللہ بن مسعودؓ تم سے بیان کریں اس کی تصدیق کرو۔

(ترمذی شریف ج۲ ص۲۹۰ مشکوۃ شریف ج۲ ص۲۹۰)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ حضور کے سجادہ بردار تھے۔ ایک اور روایت میں ہے کہ آپ کی چادر مبارک اور عصا بھی آپ رکھتے تھے۔ سواری کی نگرانی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مسواک اور لوٹا۔ جوتا مبارک بھی حضرت ابن مسعودؓ کے پاس ہوا کرتا تھا۔

(مسند امام اعظم ص۳۴۲)

اس سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہو گئی کہ بعد خلفاء اربعہ ان کی بزرگی متفق علیہ ہے۔ علم و درایت سیرت و دیانت میں حضرت عبداللہ، آنحضرتؐ کی سچی مثال اور صحیح نمونہ تھے اور کیوں نہ ہوں۔ عقل کا تقاضا بھی یہی ہے کہ جس شخص کو جس شخص سے جس قدر مناسبت ہوگی وہ اسی قدر اس کے تمام حالات واقعات سے باخبر ہوگا۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سفر و حضر، خانگی و بیرونی زندگی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رفیق و مونس و ہمدم تھے اور آپ کی خدمت کو اپنی حیات کا نصب العین بنائے ہوئے تھے۔ مندرجہ بالا حوالہ میں آپ نے پڑھا کہ آپؐ کے بوریا بردار اور آپؐ کے عصا گیر اور آپؐ کی چادر کی حفاظت حضرت ابن مسعود کے ذمہ تھی۔ آپؐ کی سواری کی نگہبانی اور مسواک برداری کا فخر ان کو نصیب تھا۔ غرض جس خوش قسمت انسان کو آنحضرتؐ کی خوش قدر خدمات بیک وقت سپرد ہوں تو اس کو آنحضرتؐ کی سیرت معلوم نہ ہوگی تو کسے ہوگی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت ان سے معلوم نہ کریں تو کس سے کریں ان کے قول کا معیار نہ ہوگا تو کس کا ہوگا اور یہی وجہ ہے کہ حضرت سیدنا عمرؓ حضرت ابن عمرؓ ابن مسعود کے اتنے قدردان ہیں کہ اہل کوفہ پر احسان جتلایا جا رہا ہے ابن مسعودؓ کو معلم بنا کر اور یہی وجہ ہے کہ ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں ان کے علمی مقام کی وجہ سے محبت کرتا ہوں اور اہل کوفہ میں حضرت سیدنا امام اعظم ابوحنیفہؒ نے زیادہ تر احکام شریعہ کی بنیاد حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی روایت اور رائے پر رکھی۔ خدائے لم یزل ہمیں صحابہ کرام کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے۔ (آمین)

خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

بقیہ۔ ہم ۱۳ کروڑ کی بجائے

نے حملہ کر دیا تو ایک گھنٹہ میں صفایا ہو جائے گا۔

اس معاشرہ کو تبدیل کرو

اس وقت معاشرہ اتنا بگڑ چکا ہے کہ لوٹ کھسوٹ کا بازار گرم ہے۔ مال و زر کے لئے عزت و ناموس کو قربان کیا جا رہا ہے۔ حضرات محترم ان گندے ناسوروں کو ختم کرو۔ ڈاکو، چور، رشوت خور، سودی، ظالم قسم کے لوگوں سے اپنی سرزمین کو پاک کرو۔ یہ ایسا کینسر ہے کہ یہ پورے ملک کو لقمہ اجل کر لے گا۔ لوگوں میں خوف خدا پیدا کیا جائے۔ ایک دوسرے کے ساتھ ہمدردی کا سبق دیا جائے۔ ظلم کے خلاف آواز بلند کی جائے۔ دینی تعلیم کو عام کیا جائے۔ قرآن و سنت کا پابند کیا جائے۔ خلاف اسلام امور سے سختی کے ساتھ منع کیا جائے۔ بے حیائی و فحاشی کو روکا جائے۔

مخلوط تعلیم کو ختم کیا جائے

طلباء اور طالبات کے لئے اسلامی تعلیم کو نئے نصاب کے مطابق ترتیب دیا جائے۔ لوگوں کو محنت و مشقت کے لئے آمادہ کیا جائے۔ بنجر زمینوں کو آباد کیا جائے۔ غیر آباد زمینوں کو جو آباد کرے حکومت اس کو مالک بنا دے۔ ملک کی محبت لوگوں کے دلوں میں بھر دی جائے۔ اگر اسلام کے مطابق زندگی بسر کی جائے اور ملک میں اسلامی نظام کا نفاذ کر دیا جائے۔ ملک کے غداروں اور چوروں اور ملک میں لوٹ کھسوٹ کرنے والوں کو ختم کر دیا جائے تو اس ملک کی عوام اگر ۲۳ کروڑ بھی ہو جائے تو امن و سکون کے ساتھ زندگی بسر کریں گے۔ اگر یہی حالت رہی تو پھر ۱۳ کروڑ بھی مصیبت ہیں۔

باطل پہ نہ جاؤ، حق کو سن لو
کانٹوں کو ہٹاؤ پھولوں کو چن لو
سمجھانے سے تھا ہمیں سروکار
اب مان نہ مان تو ہے مختار

بسم اللہ الرحمان الرحیم ○

فرما گئے یہ ھادی صلی اللہ علیہ وسلم ________________ لانبی بعدی

دسویں انٹرنیشنل گولڈ میڈل انعامی تحریری مقابلہ 1992ء کے نتائج کا

اعلان

مکرمی ومحترمی جناب........................السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

عالم اسلام کو جن فتنوں نے شدید نقصان پہنچایا ہے' ان میں فتنہ قادیانیت سرفہرست ہے۔ قادیانیت حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی پاکیزہ نبوت پر ڈاکا زنی کا نام ہے۔ بدقسمتی کی بات یہ ہے کہ یہ فتنہ بقول علامہ اقبالؒ۔ "اسلام اور ملک دونوں کا غدار ہے۔ "نہایت خطرناک اور مہلک ہے۔ عوام الناس اور بالخصوص نوجوان نسل اس کے کفریہ عقائد وعزائم' ان کی سیاسی سازشوں' سامراجی طاقتوں کے ساتھ گٹھ جوڑ اور اس فتنہ کے بانی مرزا قادیانی علیہ ما علیہ کے اصل روپ سے آشنا نہیں ہے۔ خدائے وحدہ لاشریک کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس ذات بابرکات نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ صاحب کے اراکین کو یہ توفیق بخشی کہ وہ امت مسلمہ کے اکابرین کی سنت پر چلتے ہوئے آقائے نامدار شافع یوم قرار صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل نبوت کا تحفظ کریں' قادیانیت کے مکروہ چہرے سے نقاب ہٹا کر اس کا اصل چہرہ عوام الناس کو دکھا سکیں اور اسلام کے نام پر حاصل کیے جانے والے ملک اور جان سے پیارے وطن عزیز پاکستان کے خلاف قادیانیوں کی باغیانہ اور مجرمانہ سرگرمیوں اور سازشوں سے محب وطن شہریوں کو آگاہ کریں۔ چنانچہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ صاحب کے زیر اہتمام دسویں انٹرنیشنل گولڈ میڈل انعامی تحریری مقابلہ بعنوان "گستاخ رسول کی سزا" منعقد ہوا' جس میں دنیا بھر سے ایک سو سے زائد مضامین وصول ہوئے۔ آخری تاریخ ختم ہونے پر ان مضامین کی تزئین کرکے فوری طور پر مرکزی دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان کو بھجوائے گئے۔ جہاں مکرمی حضرت مولانا عزیز الرحمان صاحب جالندھری ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کی ہدایت پر تین صاحبان فہم وفراست' قابل' محنتی اور اس موضوع پر دسترس رکھنے والے مناظرین اسلام' جید اور فاضل جج صاحبان کا تقرر ہوا۔ معزز جج صاحبان نے دن رات محنت کرکے ہر مقالہ کے ایک ایک لفظ کو بغور پڑھا۔ دلائل عقلی ونقلی' مرزائیوں کی کتب کے حوالہ جات' طرز بیان' ترتیب موضوع' وسعت مطالعہ' تخلیقی مواد اور خوش خطی کا خاص خیال رکھا۔ معزز جج صاحبان کے دیئے ہوئے علیحدہ علیحدہ نمبروں کو جمع کیا گیا۔ ان کے متفقہ فیصلہ کے مطابق مندرجہ ذیل خوش نصیب امیدواروں نے بالترتیب پہلی تین پوزیشنیں حاصل کیں۔

اول	*	جناب رعایت اللہ فاروقی صاحب' کراچی۔
دوم	*	جناب محمد شعیب بن عبدالکریم صاحب' نواں شہر' ایبٹ آباد۔
سوم	*	جناب سعید احمد بلوچ صاحب' ملیر سٹی' کراچی۔

مندرجہ ذیل امیدوار خصوصی انعامات کے حقدار قرار پائے۔

-1	⇦	جناب مشتاق احمد طلعت صاحب' جامع اسلامیہ منہاج القرآن' لاہور۔
-2	⇦	جناب حکیم محمد اشرف صاحب' کروڑ لعل عیسن' ضلع لیہ۔
-3	⇦	جناب گلزار احمد ساجد صاحب' منڈی حاصل پور' بہاولپور۔
-4	⇦	جناب صاحبزادہ میاں محمد یونس صاحب' مدینہ مسجد' ریلوے روڈ' ننکانہ صاحب۔
-5	⇦	جناب محمد ندیم مختار صاحب' بمقام راشٹرپور کھارے بڈاگھر' ننکانہ صاحب۔
-6	⇦	جناب قاضی محمد اسرائیل گڑنگی صاحب' مانسہرہ۔
-7	⇦	جناب محمد عابد نفیسی صاحب' جامع ابی ہریرۃؓ' حاصل پور' ضلع بہاولپور۔
-8	⇦	جناب حافظ محمد ثاقب صاحب' سیالکوٹی گیٹ گوجرانوالہ۔
-9	⇦	محترمہ قاریہ وقار النساء صاحبہ' لورالائی چھاؤنی۔
-10	⇦	جناب محمد نثار صاحب' نواں شہر' ایبٹ آباد۔
-11	⇦	جناب عبدالقیوم قریشی صاحب' مین بازار' ہری پور ہزارہ۔
-12	⇦	جناب صادق علی زاہد صاحب' اڈہ مانگٹانوالہ' ننکانہ صاحب۔

ان کے علاوہ ہر امیدوار کو اس مقابلہ میں شرکت کی بناء پر خوبصورت سند امتیاز پیش کی جا رہی ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان اور مجلس ہذا کی طرف سے آپ سب کو دل کی اتھاہ گہرائیوں سے مبارک ہو۔ خدا تعالیٰ آپ کی اس خدمت جلیلہ کو قبول فرمائے اور آپ کو دین پر چلنے کی استقامت اور مرزائی فرقہ باطلہ کی بیخ کنی کرنے کے لئے کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین' ثم آمین۔

آئندہ سال کے لئے گیارہویں انٹرنیشنل گولڈ میڈل انعامی تحریری مقابلہ کا عنوان "رواداری اور اسلامی غیرت" ہے۔ اس کی ابھی سے تیاری شروع کردیں۔ اس موضوع پر مجاہد ختم نبوت جناب ڈاکٹر محمد صدیق شاہ صاحب ایک بڑا جامع' تاریخی اور ناقابل تردید حقائق سے بھرپور کتابچہ تیار کررہے ہیں' جو تحفظ ختم نبوت کے لٹریچر میں یقیناً "ایک گرانقدر اضافہ ہوگا۔ یہ کتابچہ دسمبر ۱۹۹۳ء تک طباعت کے تمام مراحل سے گزر کر آپ کے طلب کرنے پر آپ کے ہاتھوں میں ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

مجلس ہذا کے زیر اہتمام دسویں انٹرنیشنل گولڈ میڈل انعامی تحریری مقابلہ کے سلسلہ میں کامیاب امیدواروں کے اعزاز میں ایک عظیم الشان تقریب تقسیم انعامات اور نیلام گھر کی طرز پر دلچسپ اور معلوماتی پروگرام "انعام گھر" (جس کی علیحدہ تفصیل آپ کو بھجوائی جارہی ہے) مورخہ ۲۸/ اکتوبر ۱۹۹۳ء بروز جمعرات بعد نماز عشاء غلہ منڈی ننکانہ صاحب میں بڑے تزک و احتشام کے ساتھ منعقد ہورہا ہے' جس میں کامیاب امیدواروں کو قیمتی میڈلز اور انعامات دیئے جائیں گے اور معزز مہمانان گرامی فکر انگیز اور ایمان افروز خطاب فرمائیں گے۔ اتحاد بین المسلمین کی داعی عقیدہ ختم نبوت کی محافظ اور منکرین ختم نبوت کے خلاف جہاد کرنے والی اس جماعت کے اراکین کی حوصلہ افزائی کے لئے آپ سے شرکت کی اخلاص بھری درخواست ہے۔ (بغیر کسی معقول وجہ کے تقریب تقسیم انعامات میں شرکت نہ کرنے والے کامیاب امیدواروں کے انعامات بحق مجلس ضبط کرلئے جائیں گے)۔

مزید براں مجلس ہذا آپ سب بہن بھائیوں کو عقیدہ ختم نبوت اور قادیانیت کے بارے میں لٹریچر بھجوا رہی ہے۔ آپ سے درخواست ہے کہ اس تمام لٹریچر کا مطالعہ فرمائیں اور دیکھیں کہ آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے گماشتوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ نبوت کو کس طرح نقصان پہنچایا اور پہنچا رہے ہیں۔ یقین مانئے! آج حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت' جس کی بخشش کے لئے وہ اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگتے تھے' کو پکار رہے ہیں کہ اے میرے پروانو! آج مرزائی فتنہ قرآن مجید اور میری احادیث میں تحریفیں کررہا ہے' اٹھو اور آپس کے تمام اختلافات کو بھلا کر میری نبوت کا تحفظ کرو۔ مرزائیوں کی تمام مذموم کوششوں کو ناکام بنا دو۔ اگر مجھ سے محبت ہے تو میرے دشمن مرزائیوں کا مکمل سماجی اور اقتصادی بائیکاٹ کرو۔ قیامت کے دن میں تمہاری شفاعت کروں گا۔

معزز بہن بھائیو!

اگر آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن رحمت میں پناہ لینا چاہتے ہیں' قبر اور قیامت کی ہولناک گھڑیوں میں شافع محشر صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت چاہتے ہیں تو آیئے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی فوج (عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت) میں شامل ہوجایئے۔ اپنے محلہ میں ختم نبوت کا دفتر قائم کریں۔ تنظیم بنا کر مرکزی دفتر سے رابطہ فرمائیں' مرکزی مجلس آپ کو ہر قسم کا لٹریچر فراہم کرے گی۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ نبوت کا تحفظ اور فتنہ قادیانیت کے خلاف جہاد آپ ہی کو کرنا ہے۔ یہ آپ پر فرض ہے اور آپ ہی اسے پورا کریں گے۔ اپنے محلہ' شہر اور گردو نواح میں مرزائیوں کی مذموم کوششوں کے آگے بند باندھیں۔ ان کی باطل سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھیں۔ شعائر اسلامی کی حفاظت کریں اور اگر قادیانی شعائر اسلامی کو استعمال کرکے آئین و قانون کی خلاف ورزی اور مسلمانوں کے مذہبی جذبات مجروح کرنے کی کوشش کریں تو ان کے خلاف صدارتی آرڈیننس مجریہ ۱۹۸۴ء کے تحت مقدمات درج کروا کر انہیں سخت سزا دلانے کے لئے جدوجہد کریں۔ مرزائیوں کی تمام مصنوعات خصوصاً "شیزان بوتل اور اس کی تمام مصنوعات کا مکمل بائیکاٹ کریں اور کرائیں۔ متعلقہ لٹریچر خود پڑھیں اور اپنے دوستوں اور عزیز و اقارب کو بھی پڑھائیں۔ مزید لٹریچر کی ضرورت ہو تو ہمیں مطلع فرمائیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے ترجمان اور عقیدہ تحفظ ختم نبوت کے علمبردار دو پرچے ہر ہفتہ باقاعدگی کے ساتھ شائع ہوتے ہیں' جن میں سیرت النبیؐ' حیات عیسیٰ علیہ السلام' قادیانیت کے پوسٹ مارٹم اور جماعتی سرگرمیوں پر خصوصی رپورٹیں اور دیگر دلچسپ مضامین شائع ہوتے ہیں۔ آپ سے درخواست ہے کہ اپنے بجٹ کو کم کرکے ان پرچوں کی اشاعت میں مدد فرمائیں اور ان پرچوں کے مستقل خریدار بنیں۔ یہ پرچے مندرجہ ذیل پتہ پر حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

- ❑ ہفت روزہ "ختم نبوت انٹرنیشنل۔ "عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت' جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)' ایم اے جناح روڈ' پرانی نمائش' کراچی نمبر۳۔
- ❑ ہفت روزہ "لولاک۔ "جامع مسجد محمود" ریلوے کالونی' فیصل آباد۔

اپنی پنجگانہ نمازوں کا پورا پورا خیال رکھیں۔ بے نمازی کا انجام قیامت کے دن بڑا عبرتناک ہوگا۔ نماز کی خود بھی پابندی فرمائیں اور اپنے احباب و اہل خانہ کو بھی اس کی ترغیب دیں۔ خدا تعالیٰ آپ کو ہر مرحلہ زندگی میں کامیاب و کامران فرمائے۔ (آمین) مجلس ہذا کی کامیابی کے لئے دعاؤں کی درخواست ہے۔

آپ کا بھائی

(محمد متین خالد)
صدر' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
نسیم منزل ریلوے روڈ' ننکانہ صاحب' ضلع شیخوپورہ
فون: 2649 ,2829 ,2329(04941)
فیکس: 2557(04941)

KHATIME NUBUWWAT (AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-160

ختم نبوت کانفرنس صدیق آباد

۱۲ ویں سالانہ کل پاکستان ختم نبوت کانفرنس مسلم کالونی صدیق آباد

ضلع جھنگ مورخہ ۲۱، ۲۲ اکتوبر ۱۹۹۳ء

بروز جمعرات، جمعہ شب و روز منعقد ہو رہی ہے (انشاءاللہ العزیز)

ملک بھر کے جماعتی رفقاء سے اپیل ہے کہ وہ کانفرنس کو مثالی اور کامیاب بنانے کے لئے اپنی تجاویز سے مطلع فرمائیں اور کوشش کریں کہ اس کانفرنس میں زیادہ سے زیادہ رفقاء کو لائیں تاکہ حق و صداقت کی آواز سے وہ بہرہ ور ہو سکیں کانفرنس اتحاد امت کا مظہر ہوگی اسے کامیاب بنانا ہم سب کا ملی فریضہ ہے حق تعالیٰ شانہ اس کانفرنس کو ہر قسم کے شر و فتنہ سے محفوظ فرمائیں اور اسے منکرین ختم نبوت کی ہدایت کا وسیلہ بنائیں آمین

بحرمتہ النبی الامی الکریم

معلومات و رابطہ کیلئے:

(حضرت مولانا) **عزیز الرحمٰن (صاحب) جالندھری**

مرکزی ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت۔ صدر دفتر حضوری باغ روڈ ملتان۔ فون: ۴۰۹۷۸